

ماہنامہ

بہترین استاد
بہترین معلم

eta leem: ای نعلیم

سیکھیے، سکھائیے

February 2026



امتحان کا ذہنی دباؤ: وجوہات، اثرات اور جامع حل

رمضان: 30 دن کی مشق، 335 دن کی عملی زندگی

مسئلہ کشمیر: تاریخ، استحصال اور ہماری ذمہ داری





امتحان کا ذہنی دباؤ؛ وجوہات، اثرات اور جامع حل	05
رمضان؛ 30 دن کی مشق، 335 دن کی عملی زندگی	08
مسئلہ کشمیر بہارِ نچ، استحصال اور ہماری ذمہ داری	12
پرچہ تیار کرنے سے جانچ تک	15
رمضان کیسے گزاریں؟	18
رٹا نہیں، فہم؛ امتحانی تیاری کا درست انداز	22
نماز، دعا اور قرآن، اصلاح کردار کے ذرائع	26
آہی پنہی اک درپے سے شعاعِ آفتاب	29
رورل انکلو سیو ایجوکیشن پروگرام	32
رمضان المبارک کے آداب	36



**GHAZALI
EDUCATION
FOUNDATION**

ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

برائے وٹس ایپ رابطہ:

0333-1211244

فی شماره: 100 روپے

سالانہ سبسکریپشن: 1200 روپے

E-5 ثمن برگ جوہر ٹاؤن، لاہور

ایڈیٹر: مالک خان سیال

ایڈوائزری بورڈ:

سید عامر محمود، محمد عامر شہزاد، محمد اسلم خان، شہباز امتیاز

ریسرچ ٹیم:

1- ارسلان شاکر 2- محمد سلیمان

3- اصغر حمید 4- یاسر نواز

ڈیزائننگ: حافظ شہزاد الحسن

قرآن و حدیث

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى
وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَن شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى
سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ
وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

”رمضان کا مہینہ (وہ ہے) جس میں قرآن اتارا گیا ہے جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور (جس میں) رہنمائی کرنے والی اور (حق و باطل میں) امتیاز کرنے والی واضح نشانیاں ہیں، پس تم میں سے جو کوئی اس مہینہ کو پالے تو وہ اس کے روزے ضرور رکھے اور جو کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں (کے روزوں) سے گنتی پوری کرے، اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لیے دشواری نہیں چاہتا، اور اس لیے کہ تم گنتی پوری کر سکو اور اس لیے کہ اس نے تمہیں جو ہدایت فرمائی ہے اس پر اس کی بڑائی بیان کرو اور اس لیے کہ تم شکر گزار بن جاؤ۔“ (البقرة، 2: 185)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

شجر کاری

سر سبز سکول، محفوظ مستقبل: یہی فروری کا پیغام ہے، یہی ہماری ذمہ داری

قدرت نے ہمیں جو زمین عطا کی ہے، وہ صرف رہنے کی جگہ نہیں بلکہ ایک زندہ امانت ہے۔ اس امانت کی حفاظت، بہتری اور بقا ہماری اجتماعی ذمہ داری ہے۔ شجر کاری اسی ذمہ داری کا سب سے سادہ مگر مؤثر اظہار ہے۔ فروری کا مہینہ، جب موسم معتدل اور زمین شاداب ہوتی ہے، پودے لگانے اور انہیں پروان چڑھانے کے لیے نہایت موزوں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ مہینہ ہمیں سبز مستقبل کی طرف عملی قدم اٹھانے کی دعوت دیتا ہے۔ اسکول محض تعلیمی ادارے نہیں بلکہ کردار سازی کی نرسریاں ہوتے ہیں۔ یہاں طلبہ جو کچھ سیکھتے ہیں، وہی ان کی عادات، رویوں اور سوچ کا حصہ بن جاتا ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ آنے والی نسل ماحول دوست، ذمہ دار اور باشعور ہو، تو اس کی بنیاد اسکول ہی سے رکھنا ہوگی۔ شجر کاری کی سرگرمیاں طلبہ میں نہ صرف فطرت سے محبت پیدا کرتی ہیں بلکہ انہیں ذمہ داری، صبر اور اجتماعی بھلائی کا شعور بھی دیتی ہیں۔

درخت ہمیں صاف ہوا، سایہ، خوبصورتی اور ماحولیاتی توازن فراہم کرتے ہیں۔ یہ درجہ حرارت کو معتدل رکھتے، آلودگی کم کرتے اور زمین کو سرسبز بناتے ہیں۔ ایک درخت کئی جانوں کے لیے زندگی کا سہارا بنتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شجر کاری صرف ایک سرگرمی نہیں بلکہ ایک مستقل رویہ ہونا چاہیے، جسے اسکول کلچر کا حصہ بنایا جائے۔ گرین اسکول کا تصور اسی سوچ کو عملی شکل دیتا ہے۔ ہر اسکول اپنے محدود وسائل کے باوجود چھوٹے مگر مؤثر اقدامات کے ذریعے خود کو گرین اسکول بنا سکتا ہے۔ اسکول کے صحن، خالی قطعہ زمین، گیلے، دیواروں کے ساتھ جگہ — ہر مقام پودا لگانے کے لیے استعمال ہو سکتا ہے۔ کلاس داریا ہاؤس سسٹم کے تحت پودے لگانے اور ان کی نگہداشت کی ذمہ داری دی جائے تاکہ طلبہ کا عملی تعلق قائم ہو۔

فروری کے مہینے میں اسکول سطح پر شجر کاری مہم شروع کی جاسکتی ہے۔ پودے لگانے کے ساتھ یہ پیغام بھی دیا جائے کہ اصل کامیابی پودا لگانے میں نہیں بلکہ اسے زندہ رکھنے میں ہے۔ اساتذہ اس عمل میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ خود مثال بن کر طلبہ کو یہ سکھا سکتے ہیں کہ فطرت کا احترام کیسے کیا جاتا ہے۔ شجر کاری کو نصابی و غیر نصابی سرگرمیوں سے جوڑ کر اسے محض ایک دن کی تقریب کے بجائے مسلسل عمل بنایا جاسکتا ہے۔ آئیے، اس فروری کو محض ایک مہینہ نہ رہنے دیں بلکہ ایک عہد بنائیں — اپنے اسکولوں کو سرسبز بنانے کا، اپنے طلبہ کو ماحول دوست بنانے کا، اور اپنے مستقبل کو محفوظ کرنے کا۔ آج لگایا گیا ایک پودا، کل ایک مضبوط درخت بن کر ہماری نسلوں کو زندگی، صحت اور خوشحالی دے گا۔

اداریہ



امتحان کا ذہنی دباؤ: وجوہات، اثرات اور جامع حل

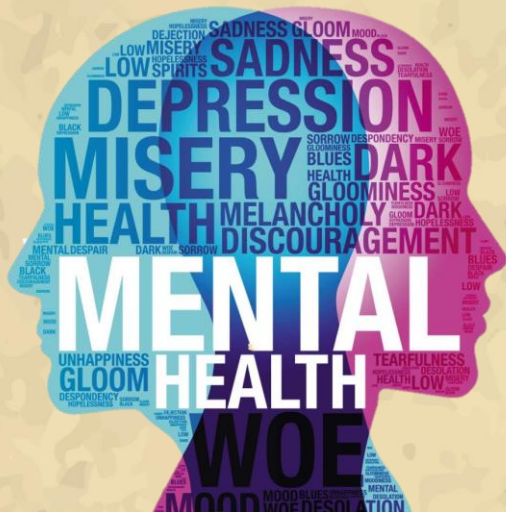
امتحان کسی بھی طالب علم کی تعلیمی زندگی کا ایک لازمی حصہ ہوتے ہیں، لیکن بد قسمتی سے دورِ حاضر میں یہ محض قابلیت جانچنے کا ذریعہ نہیں بلکہ ایک نفسیاتی بوجھ بن چکے ہیں۔ "امتحانی دباؤ" (Examination Stress) سے مراد وہ بے چینی، خوف اور ذہنی تناؤ ہے جو طالب علم امتحان سے پہلے یا اس کے دوران محسوس کرتا ہے۔ اگر یہ دباؤ حد سے بڑھ جائے تو یہ طالب علم کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے بجائے اسے مفلوج کر دیتا ہے۔

امتحانی دباؤ کی وجوہات اور علامات

دباؤ کی بنیادی وجوہات

- ❖ ذہنی دباؤ کا حل تلاش کرنے سے پہلے ان وجوہات کو سمجھنا ضروری ہے جو اس کا باعث بنتی ہیں:
- ❖ تیاری میں کمی: وقت پر پڑھائی شروع نہ کرنا اور سلیبس کا ڈھیر لگ جانا سب سے بڑی وجہ ہے۔
- ❖ اعلیٰ توقعات کا بوجھ: والدین، اساتذہ اور معاشرے کی طرف سے صرف "اے گریڈ" یا پوزیشن لانے کا دباؤ۔
- ❖ موازنہ کرنا: اپنی صلاحیتوں کا دوسرے طلبہ کے ساتھ موازنہ کرنا احساسِ کمتری اور خوف پیدا کرتا ہے۔
- ❖ مستقبل کا خوف: یہ سوچنا کہ اگر نمبر اچھے نہ آئے تو اچھے کالج یا یونیورسٹی میں داخلہ نہیں ملے گا اور کیریئر تباہ ہو جائے گا۔

ذہنی تناؤ کی علامات



جب کوئی طالب علم دباؤ کا شکار ہوتا ہے تو اس میں درج ذیل علامات ظاہر ہو سکتی ہیں:

❖ جسمانی: سردرد، پیٹ کی خرابی، نیند کی کمی اور ہر وقت تھکن محسوس کرنا۔

❖ نفسیاتی: چڑچڑاہٹ، بات بات پر رونا، توجہ کی کمی اور مایوسی۔

❖ سلوک میں تبدیلی: سماجی میل جول سے کترانا یا بھوک کا بہت زیادہ لگنا یا بالکل ختم ہو جانا۔

علمی اور عملی حل

امتحانی دباؤ پر قابو پانے کے لیے محض نصیحت کافی نہیں، بلکہ عملی اقدامات کی ضرورت ہے۔

1. منظم ٹائم ٹیبل اور چھوٹے اہداف

دماغ اس وقت زیادہ پریشان ہوتا ہے جب اسے سامنے ایک پہاڑ جیسا کام نظر آئے۔

❖ **تقسیم کا عمل:** اپنے پورے سلیبس کو ہفتوں اور دنوں میں

تقسیم کریں۔ جب آپ ایک چھوٹا باب مکمل کرتے ہیں، تو آپ کا دماغ 'ڈوپا مین' خارج کرتا ہے جو آپ کو خوشی اور مزید کام کرنے کا حوصلہ دیتا ہے۔

❖ ترجیحات کا تعین: مشکل مضامین کو صبح کے وقت پڑھیں

جب ذہن تازہ ہوتا ہے، اور آسان مضامین کو دن کے دوسرے حصے کے لیے رکھیں۔

طرز زندگی میں تبدیلی اور والدین کا کردار

ذہنی صحت کا گہرا تعلق ہماری جسمانی حالت اور ماحول سے ہوتا ہے۔

2. مؤثر مطالعہ کے طریقے (Smart Study)

صرف کتاب سامنے رکھ کر بیٹھنے سے پڑھائی نہیں ہوتی۔

❖ ایکٹو ریکال (Active Recall): پڑھنے کے بعد

کتاب بند کریں اور خود سے سوال کریں کہ آپ نے کیا سیکھا۔

❖ فیمین ٹیکنیک (Feynman Technique):

کسی بھی مشکل تصور کو اس طرح سمجھنے کی کوشش کریں جیسے آپ کسی چھوٹے بچے کو سمجھا رہے ہوں۔ اس سے آپ کی اپنی سمجھ واضح ہو جائے گی۔

❖ نوٹس بنانا: رنگین پین، ڈائیکرامز اور ماسٹڈ میپس کا استعمال

کریں تاکہ معلومات یاد رکھنا آسان ہو۔

3. وقفے کی اہمیت (Pomodoro Technique)

انسانی دماغ کی توجہ مرکوز رکھنے کی ایک حد ہے۔ ہر 45 سے 50 منٹ

کے مطالعے کے بعد 10 منٹ کا وقفہ لیں۔ اس وقفے میں موبائل فون

سے دور رہیں، کیونکہ اسکرین آپ کے دماغ کو مزید تھکا دیتی ہے۔ اس

کے بجائے گہرے سانس لیں یا تھوڑی چہل قدمی کریں۔

1. نیند اور غذا کا توازن

اکثر طلبہ امتحان کی رات جاگتے رہتے ہیں، جو کہ ایک تباہ کن عمل ہے۔ نیند کی کمی کی وجہ سے آپ کا دماغ معلومات کو محفوظ (Process) نہیں کر پاتا۔

❖ 7-8 گھنٹے کی نیند: یہ آپ کے حافظے (Memory) کو مضبوط کرنے کے لیے ضروری ہے۔

❖ صحت مند غذا: زیادہ میٹھی چیزوں اور کیفین (چائے، کافی) سے بچیں کیونکہ یہ وقتی توانائی دے کر بعد میں شدید تھکن پیدا کرتی ہیں۔ پانی کا استعمال زیادہ سے زیادہ کریں۔

نفسیاتی مضبوطی اور مثبت سوچ

اپنے آپ سے کی جانے والی گفتگو (Self-talk) کو تبدیل کریں۔

❖ مثبت اثبات: یہ کہنے کے بجائے کہ "میں یہ نہیں کر سکتا"، یہ کہیں کہ "میں اپنی پوری کوشش کر رہا ہوں اور میں سیکھ لوں گا"۔

❖ ناکامی کا ڈر ختم کریں: یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ امتحان زندگی کا ایک حصہ ہے، پوری زندگی نہیں ہے۔ ایک کاغذ کا ٹکڑا آپ کی پوری صلاحیت اور مستقبل کا فیصلہ نہیں کر سکتا۔

والدین اور اساتذہ کی ذمہ داری

طلباء کا دباؤ کم کرنے میں ان کے گرد و پیش کے لوگوں کا 50 فیصد ہاتھ ہوتا ہے۔

❖ حوصلہ افزائی: والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کو ان کی کوشش پر سراہیں، نہ کہ صرف ان کے نمبروں پر۔

❖ پرسکون ماحول: گھر میں لڑائی جھگڑوں اور شور و غل سے گریز کریں تاکہ بچہ یکسوئی سے پڑھ سکے۔

امتحانی دباؤ ایک ایسی دیوار ہے جسے صرف منصوبہ بندی، خود اعتمادی اور صحیح طرز زندگی سے گرایا جاسکتا ہے۔ طلبہ کو یہ سمجھنا چاہیے کہ محنت ان کا اختیار ہے اور نتیجہ اللہ کے ہاتھ میں۔ اگر آپ منظم طریقے سے تیاری کریں، اپنی صحت کا خیال رکھیں اور اپنی سوچ کو مثبت رکھیں، تو امتحان آپ کے لیے خوف کے بجائے اپنی صلاحیتیں دکھانے کا ایک بہترین موقع ثابت ہوگا۔

یاد رکھیں، دنیا کے بڑے بڑے کامیاب لوگ ضروری نہیں کہ امتحانات میں ہمیشہ اول آئے ہوں، لیکن انہوں نے دباؤ میں کام کرنا اور مستقل مزاجی سیکھ لی تھی۔



رمضان: 30 دن کی مشق، 335 دن کی عملی زندگی

رمضان المبارک کو صرف عبادات تک محدود کرنا اس کے جامع تربیتی کردار کو نظر انداز کرنے کے مترادف ہے۔ دراصل رمضان ایک منظم تربیتی عمل ہے جو انسان کی اخلاقی، روحانی اور سماجی زندگی کو از سر نو ترتیب دیتا ہے۔ اس مہینے میں ضبطِ نفس، نظمِ وقت اور شعوری رویوں کی جو مشق کرائی جاتی ہے، اس کا مقصد یہ ہے کہ فرد سال کے باقی تین سو پینتیس دن بھی انہی اصولوں پر کاربند رہے۔ رمضان انسان میں تقویٰ، اعتدال اور خود احتسابی جیسی صفات کو فروغ دیتا ہے، جو ایک متوازن اور باکردار معاشرے کی بنیاد بنتی ہیں۔

رمضان: کیفیت سے کردار تک

اکثر دیکھا گیا ہے کہ رمضان میں مساجد آباد، گھروں میں تلاوت کی آوازیں اور زبانوں پر ذکر جاری ہوتا ہے، مگر عید کے بعد یہ کیفیت آہستہ آہستہ ماند پڑ جاتی ہے۔ سوال یہ نہیں کہ رمضان میں ہم کتنے نیک بنے، بلکہ اصل سوال یہ ہے کہ رمضان کے بعد ہم کتنے نیک رہے۔ رمضان کا مقصد وقتی جوش نہیں بلکہ مستقل تبدیلی ہے۔ یہ مہینہ دراصل انسان کو ایک عملی ماڈل فراہم کرتا ہے کہ نظم، ضبطِ نفس اور اخلاقی ذمہ داری کے ساتھ زندگی کیسے گزاری جاسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

”روزے تم پر فرض کیے گئے تاکہ تم میں تقویٰ پیدا ہو۔“ (سورۃ البقرہ: 183)

تبدیلی اسی کی زندگی میں قائم رہتی ہے جو اپنی ذات بدلنے کا عزم رکھتا ہے، رمضان ختم نہیں ہوتا، رمضان زندگی کو نکھارتا ہے



نفس اور خواہشات:

نفس انسان کی خواہشات اور جذبات کا مجموعہ ہے، جو اکثر انسان کو دنیاوی لذت کی طرف مائل کرتا ہے۔

رمضان کی تربیت:

○ روزہ: بھوک اور پیاس سے صبر سکھاتا ہے۔

○ نماز و تلاوت: نظم و ضبط اور روحانی قوت پیدا کرتی ہیں۔

قرآنی ہدایت:

جدوجہد نفس کی تربیت کا حصہ ہے۔ (سورۃ العنکبوت: 69)

خواہشات پر قابو پانے کے فوائد:

○ اخلاقی اور روحانی ترقی

○ برائی سے بچاؤ

○ رمضان کے بعد بھی نیکی کی دوام

نتیجہ:

رمضان انسان کو مستقل تقویٰ اور مضبوط کردار عطا کرتا ہے۔

(سورۃ الرعد: 11)

رمضان کی سب سے بڑی تربیت ضبطِ نفس ہے۔ بھوک اور پیاس کے باوجود حلال چیزوں سے رک جانا انسان کو یہ سکھاتا ہے کہ وہ اپنی خواہشات کا غلام نہیں بلکہ ان کا نگران ہے۔ اگر انسان تیس دن تک اپنی بنیادی ضرورتوں کو مقررہ وقت تک موخر کر سکتا ہے تو وہ باقی دنوں میں بھی غصے، حسد، لالچ اور بے جا خواہشات پر قابو پا سکتا ہے۔ یہی ضبطِ نفس عملی زندگی میں دیانت داری، برداشت اور صبر کی بنیاد بنتا ہے۔

ضبطِ نفس انسان کو اپنی خواہشات پر قابو پانے اور درست فیصلے کرنے کی طاقت دیتا ہے۔ وقتی لذت کے بجائے صبر اور نظم و ضبط اختیار کرنے سے شخصیت مضبوط ہوتی ہے اور زندگی میں سکون اور توازن پیدا ہوتا ہے۔

رمضان قرآن کے نزول کا مہینہ ہے، مگر قرآن کا تعلق صرف تلاوت تک محدود نہیں۔ قرآن ایک مکمل ضابطہٴ حیات ہے جو انسان کے اخلاق، فیصلوں اور معاشرتی رویوں کی رہنمائی کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ

اصل کامیابی یہ ہے کہ رمضان کے بعد بھی قرآن ہمارے عمل میں زندہ رہے۔ (الاسراء: 9)

صبر، شکر اور شعور:

رمضان انسان کو صبر کی مشق اور شکر کا شعور عطا کرتا ہے۔ بھوک ہمیں نعمت کی قدر سکھاتی ہے اور افطار ہمیں شکر کا سلیقہ۔ قرآن کہتا ہے:

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

یہی صبر رمضان کے بعد زندگی کے امتحانات میں انسان کا سہارا بنتا ہے۔ (البقرہ: 153)

اجتماعیت: فرد سے معاشرہ تک

رمضان ہمیں "میں" سے نکال کر "ہم" میں داخل کرتا ہے۔ زکوٰۃ، صدقات اور اجتماعی عبادات انسان کو معاشرتی ذمہ داری کا شعور دیتی ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"مومن مومن کے لیے عمارت کی مانند ہے۔" (بخاری)

اخلاقی معیار: رمضان کی اصل پہچان

رمضان کی کامیابی کا اصل پیمانہ اخلاق ہے۔ سچائی، دیانت، نرمی اور انصاف یہ وہ خوبیاں ہیں جو رمضان انسان میں پیدا کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔"

رمضان ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ بہترین انسان وہی ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ اس بابرکت مہینے میں صبر، نرمی اور حسن سلوک اختیار کرنا ہی روزے کی اصل روح ہے۔

وقت کی قدر: منظم دن، کامیاب زندگی

رمضان انسان کو وقت کی اہمیت کا شعور دیتا ہے۔ سحری سے افطار تک ایک منظم دن، نمازوں کے اوقات اور تلاوت کے معمولات — یہ سب وقت کے درست استعمال کی تربیت دیتے ہیں۔ رمضان میں وقت کی پابندی انسان کو نظم و ضبط، منصوبہ بندی اور اپنی روزمرہ سرگرمیوں کو منظم کرنے کی عادت سکھاتی ہے۔

اگر رمضان میں وقت کی پابندی کو شعوری طور پر اپنایا جائے تو یہ عادت سال بھر کی زندگی میں منتقل ہو سکتی ہے۔ وقت کی یہی قدر طلبہ کی تعلیمی کامیابی، اساتذہ کی تدریسی بہتری اور اداروں کی مجموعی کارکردگی کو بہتر بنا سکتی ہے، جس سے فرد اور معاشرہ دونوں ترقی کی راہ پر گامزن رہتے ہیں۔

عبادت سے کردار تک: عمل کی منتقلی

رمضان میں عبادات کا مقصد صرف ثواب حاصل کرنا نہیں بلکہ انسان کے کردار کو بہتر بنانا اور اسے عملی زندگی میں درست راہ پر ڈالنا بھی ہے۔ نماز انسان کو نظم و ضبط، عاجزی اور رب کے قریب رہنے کی تربیت دیتی ہے، جبکہ روزہ صبر، ضبط نفس اور تقویٰ پیدا کرتا ہے۔ قرآن کریم فکر، شعور اور اخلاقی بصیرت کی رہنمائی کرتا ہے۔

یہ عبادات رمضان کے دوران انسان کے رویوں اور عادات میں تبدیلی لانے کی مشق ہیں۔ جب روزانہ کی یہ مشق مستقل عادات میں بدل جائے تو انسان میں اخلاقی مضبوطی، خود احتسابی اور اجتماعی ذمہ داری پیدا ہوتی ہے۔ رمضان کی یہ تربیت دراصل ایک پائیدار کردار سازی کی بنیاد ہے، جو زندگی بھر فائدہ پہنچاتی ہے۔

حقیقی کامیابی اس وقت حاصل ہوتی ہے جب رمضان کے اثرات روزمرہ زندگی میں نظر آئیں۔ زبان میں نرمی، وعدوں کی پاسداری، امانت داری، انصاف پسندی اور دوسروں کے حقوق کا احترام — یہ سب وہ عملی آثار ہیں جو بتاتے ہیں کہ رمضان واقعی انسان کے اندر تبدیلی لا چکا ہے۔ یہی وہ حقیقی مقصد ہے جو عبادات کے ذریعے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

فرد سے جماعت تک: سماجی شعور کی تربیت

رمضان انسان کو اپنی ذات سے باہر نکال کر معاشرہ کے ساتھ جوڑتا ہے۔ افطار کے دسترخوان، صدقہ و خیرات، اور ضرورت مندوں کی مدد کے تجربے سے ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ زندگی صرف اپنے مفاد تک محدود نہیں۔ یہی چھوٹے چھوٹے اعمال فرد میں ہمدردی، اشتراک اور اجتماعی ذمہ داری کی بنیاد رکھتے ہیں۔



اگر یہ شعور رمضان کے بعد بھی جاری رہے تو معاشرت میں تعاون، محبت اور انصاف کا کلچر مضبوط ہو سکتا ہے۔ تعلیمی میدان میں بھی اس کا اثر واضح ہوتا ہے — طلبہ میں سماجی خدمت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور اساتذہ میں تربیت اور اخلاقی ذمہ داری کا شعور گہرا ہوتا ہے، جس سے نہ صرف تعلیم بلکہ انسانی تعلقات بھی بہتر بنتے ہیں۔

قرآن اور عمل: زندگی میں ہدایت کا عملی سفر

رمضان قرآن کا مہینہ ہے، مگر قرآن کا پیغام سال بھر کی زندگی کے لیے روشنی کا چراغ ہے۔ اگر رمضان میں صرف تلاوت تک محدود نہ رہ کر اس کے مفہوم اور عملی ہدایات پر غور کیا جائے تو قرآن محض ایک کتاب نہیں بلکہ زندگی کی رہنمائی بن جاتی ہے۔ یہ ہمیں سوچنے، سمجھنے اور اپنی زندگی کے فیصلوں میں حکمت اپنانے کی تربیت دیتا ہے۔

قرآن سچائی، عدل، اور حسن اخلاق کے اعلیٰ معیار فراہم کرتا ہے، جو عملی زندگی میں کامیابی اور نیک کردار کا اصل راز ہیں۔ جب اس کے اصول روزمرہ رویوں میں جھلکنے لگیں—بات چیت میں نرمی، فیصلوں میں انصاف، اور عمل میں ایمانداری—تو یہی وہ اثر ہے جو قرآن ہمیں ہر لمحے اور ہر دن کے لیے دیتا ہے۔

اساتذہ اور طلبہ: علم سے کردار تک کا سفر

رمضان ای تعلیم کے قارئین کے لیے ایک منفرد پیغام رکھتا ہے۔ اساتذہ کے لیے یہ مہینہ صبر، حکمت اور کردار کے ذریعے طلبہ کی رہنمائی کی عملی مثال فراہم کرتا ہے، جبکہ طلبہ کے لیے یہ نظم، محنت اور خود احتسابی کا عملی سبق ہے۔ رمضان کی یہ تربیت نہ صرف روحانی زندگی بلکہ تعلیمی کردار کو بھی مضبوط بناتی ہے۔

اگر تعلیمی ادارے رمضان کے تربیتی اثرات کو سال بھر کے نصاب اور تعلیمی ماحول میں منتقل کر لیں تو یہ صرف تعلیمی نتائج تک محدود نہیں رہتا، بلکہ ایک باکردار اور ذمہ دار نسل کی تشکیل ممکن بناتا ہے۔ یہی وہ اصل پیغام ہے جو تعلیم اور عبادت کو مربوط کر کے طلبہ اور اساتذہ دونوں کے لیے روشنی کا سبب بنتا ہے۔

عبادت سے عادت تک: رمضان کا اثر سال بھر زندہ رکھیں

رمضان کے اثرات کو سال بھر برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم چند منتخب عادات کو مستقل طور پر اپنائیں۔ جیسے وقت کی پابندی، مختصر مگر باقاعدہ عبادت، اخلاقی احتساب اور دوسروں کے ساتھ ذمہ داری کا رویہ۔ یہ عادات نہ صرف رمضان کی روح کو یاد دلاتی ہیں بلکہ روزمرہ زندگی میں نظم و ضبط اور کردار کی مضبوطی بھی پیدا کرتی ہیں۔ چھوٹے مگر مستقل اقدامات رمضان کی تیس دن کی مشق کو باقی تین سو پینتیس دن کی عملی زندگی میں زندہ رکھ سکتے ہیں۔ جب یہ رویے روزمرہ معمولات کا حصہ بن جائیں، تو عبادت کا اثر صرف مہینے تک محدود نہیں رہتا بلکہ سال بھر ہماری شخصیت، رویوں اور تعلقات میں جھلکنے لگتا ہے۔

رمضان ایک تربیتی ورکشاپ کی طرح ہے، جس کا مقصد انسان کو عملی زندگی کے چیلنجز کے لیے تیار کرنا ہے۔ یہ تیس دن ہمیں سکھاتے ہیں کہ اپنی زندگی کو نظم، اخلاق اور مقصد کے ساتھ کیسے گزارا جائے۔ عبادت، صبر اور حسن اخلاق کی مشق ہمیں یہ سمجھاتی ہے کہ اصل کامیابی رمضان کے دوران کے اعمال میں نہیں بلکہ رمضان کے بعد ہمارے رویے اور کردار میں جھلکتی ہے۔



مسئلہ کشمیر — تاریخ، استحصال اور ہماری تعلیمی ذمہ داری

مسئلہ کشمیر برصغیر کی تاریخ کا وہ سلگتا ہوا باب ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ سرد ہونے کے بجائے مزید گہرا اور تکلیف دہ ہوتا جا رہا ہے۔ یہ مسئلہ نہ صرف ایک متنازع خطے کا ہے بلکہ یہ انسانی حقوق، حق خود ارادیت، مذہبی آزادی اور انسانی وقار سے جڑا ہوا ایک عالمی مسئلہ ہے۔ کشمیر کے عوام گزشتہ سات دہائیوں سے اپنی آزادی، شناخت اور بنیادی انسانی حقوق کے لیے قربانیاں دے رہے ہیں، مگر عالمی طاقتوں کی خاموشی اس ظلم کو مزید طول دے رہی ہے۔

مسئلہ کشمیر کا تاریخی و آئینی پس منظر

1947ء میں برصغیر کی تقسیم کے وقت ریاست جموں و کشمیر ایک مسلم اکثریتی ریاست تھی۔ تقسیم کے اصولوں کے مطابق اس کا فطری الحاق پاکستان کے ساتھ ہونا چاہیے تھا، مگر سیاسی سازشوں اور طاقت کے استعمال کے ذریعے بھارت نے اس پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد اقوام متحدہ میں یہ مسئلہ پیش کیا گیا جہاں سلامتی کونسل نے متعدد قراردادیں منظور کیں، جن میں کشمیری عوام کو آزادانہ اور غیر جانبدار استصواب رائے کے ذریعے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق دیا گیا۔ بد قسمتی سے یہ قراردادیں آج تک فائلوں میں دفن ہیں اور کشمیری عوام اپنے حق کے منتظر ہیں۔

صدیوں سے ایک سوال ہے لبوں پہ بے صدا
یہ حق جو مانگا گیا، وہ ملا کیوں نہیں ذرا؟

یہ سوال صرف لفظ نہیں بلکہ صدیوں کی محرومی، ٹوٹے وعدوں اور دبے ہوئے انصاف کی داستان ہے، جو آج بھی لبوں پر بے صدا ٹھہرا ہوا ہے کیونکہ جس حق کا مطالبہ تھا، وہ طاقت اور مصلحت کی نذر ہو گیا۔



بھارتی قبضہ اور منظم استحصال

مقبوضہ کشمیر آج دنیا کے ان خطوں میں شامل ہے جہاں سب سے زیادہ فوجی تعیناتی کی گئی ہے۔ بھارتی افواج کی موجودگی نے اس حسین وادی کو ایک کھلی جیل میں تبدیل کر دیا ہے۔

کرفیو کی تاریکی میں کشمیری عوام کی زندگی سمٹ کر رہ گئی ہے، گھروں پر چھاپے روزمرہ کا معمول بن چکے ہیں جہاں ہر دروازہ خوف کی دستک سنتا ہے، ماورائے عدالت قتل انصاف کے نام پر ایک تلخ مذاق بن گئے ہیں، پیٹ گزرنے معصوم بچوں کی آنکھوں سے نہ صرف بینائی بلکہ مستقبل بھی چھین لیا ہے، جبری گمشدگیاں ہر گھر میں ایک نہ ختم ہونے والا انتظار چھوڑ جاتی ہیں، خواتین کی بے حرمتی نے انسانی وقار کو شدید مجروح کیا ہے، اور میڈیا بلیک آؤٹ نے ان تمام مظالم کو عالمی ضمیر کی نظروں سے اوجھل کر رکھا ہے۔



15 اگست 2019ء — ظلم کا نیا باب

15 اگست 2019ء کو بھارت نے یکطرفہ طور پر مقبوضہ کشمیر کی خصوصی آئینی حیثیت ختم کر دی۔ اس اقدام کا مقصد صرف سیاسی کنٹرول نہیں تھا بلکہ آبادی کے تناسب کو بدلنا، کشمیری شناخت کو مٹانا اور مزاحمت کی ہر آواز کو دبانا تھا۔ اس دن کے بعد سے کشمیری عوام کے زخم مزید گہرے ہو گئے، مگر ان کی جدوجہد کمزور نہ ہو سکی۔

حق خود ارادیت — اقوام متحدہ کا تسلیم شدہ حق

کشمیری عوام کسی رعایت یا احسان کا مطالبہ نہیں کر رہے، بلکہ وہ ایک ایسا بنیادی حق مانگ رہے ہیں جو اقوام متحدہ کے چارٹر اور بین الاقوامی قوانین میں واضح طور پر تسلیم شدہ ہے۔ یہ حق صرف کشمیر کا نہیں بلکہ ہر مظلوم قوم کا حق ہے کہ وہ اپنی تقدیر کا فیصلہ خود کرے۔ اس حق سے انکار دراصل عالمی انصاف کے تصور پر سوالیہ نشان ہے۔

تعلیمی اداروں کا کردار — خاموشی نہیں، شعور

آج کا سب سے بڑا خطرہ یہ نہیں کہ ظلم ہو رہا ہے، بلکہ یہ ہے کہ نئی نسل اس ظلم سے بے خبر ہو جائے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں تعلیمی اداروں کا کردار فیصلہ کن ہو جاتا ہے۔

غزالی سکولوں جیسے نظریاتی اداروں کا مقصد صرف نصابی تعلیم نہیں بلکہ طلبہ کی فکری، اخلاقی اور سماجی تربیت بھی ہے۔ مسئلہ کشمیر کو زندہ رکھنا دراصل اپنی قومی اور اخلاقی ذمہ داری کو نبھانا ہے۔

غزالی سکولوں میں قابل عمل تعلیمی سرگرمیاں

طلبہ و طالبات میں مسئلہ کشمیر کے بارے شعور پیدا کرنے کے لیے درج ذیل سرگرمیاں مستقل بنیادوں پر شامل کی جاسکتی ہیں:

- کشمیر آگاہی پروگرام
- اسمبلی اور کلاس روم سطح پر مسئلہ کشمیر کا تاریخی اور اخلاقی تعارف
- تقریری، تحریری اور تخلیقی سرگرمیاں
- مضامین، تقاریر، پوسٹر میکنگ، خاکے اور شاعری کے ذریعے اظہار
- وال میگزین اور معلوماتی کارنرز
- نقشہ کشمیر، اقوام متحدہ کی قراردادیں، کشمیری رہنماؤں کے اقوال
- ڈاکو منٹری اور بصری تعلیم
- عمر کے لحاظ سے منتخب تعلیمی ویڈیوز کے ذریعے زمینی حقائق
- یوم یکجہتی کشمیر کی تقریبات
- دعائیں، یکجہتی واک، خاموشی کے لمحات اور پیغامی سرگرمیاں
- کردار سازی کی سرگرمیاں
- مظلوموں کے ساتھ ہمدردی، انصاف اور حق گوئی جیسے اوصاف کی عملی تربیت
- ڈیجیٹل اور میڈیا لٹریسی
- طلبہ کو ذمہ دارانہ انداز میں حق کی آواز بلند کرنے کی تربیت

کشمیر اور ہماری اجتماعی ذمہ داری

مسئلہ کشمیر کو زندہ رکھنا نفرت پھیلانا نہیں بلکہ انصاف کا مطالبہ کرنا ہے۔ کشمیری عوام کے ساتھ کھڑا ہونا ہمیں انسانیت کے قریب لے جاتا ہے۔ اگر ہم اپنے طلبہ کو سچ، حق اور انصاف کا ساتھ دینا سکھادیں تو یہی تعلیم کا اصل حاصل ہوگا۔

کشمیر ایک وادی نہیں، ایک امتحان ہے — انسانیت کا، عالمی ضمیر کا اور ہماری تربیت کا۔

غزالی سکولوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ طلبہ کو صرف کامیاب طالب علم نہیں بلکہ باخبر، باکردار اور حق گو انسان بنائیں۔ کشمیر کے لیے آواز اٹھانا اسی کردار سازی کا حصہ ہے۔

اللہ تعالیٰ مظلوم کشمیری عوام کو آزادی، عزت اور امن نصیب فرمائے اور ہمیں حق کے ساتھ کھڑے ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

پرچہ تیار کرنے سے جانچ تک: کامیاب جائزے کے اصول

تعلیمی نظام میں "جائزہ" (Assessment) وہ پل ہے جو تدریس اور سیکھنے کے عمل کو آپس میں جوڑتا ہے۔ اگر یہ پل کمزور ہو تو پورا تعلیمی ڈھانچہ متاثر ہوتا ہے۔ ایک کامیاب جائزے کے لیے ضروری ہے کہ پیپر بنانے والا (Paper Setter) اور پیپر چیک کرنے والا (Marker) دونوں پیشہ ورانہ مہارت اور اخلاقی ذمہ داری کا مظاہرہ کریں۔

ذیل میں ان اصولوں کی مفصل وضاحت کی گئی ہے جو ایک بہترین امتحانی عمل کے لیے ناگزیر ہیں۔

پیپر سیٹنگ کے جدید اور فنی اصول

پرچہ بنانا محض چند سوالات کا انتخاب نہیں ہے، بلکہ یہ ایک فن ہے۔ اس مرحلے پر درج ذیل امور کو مد نظر رکھنا چاہیے۔

1. پیپر سیٹنگ کے جدید اور فنی اصول

پرچہ بنانا محض چند سوالات کا انتخاب نہیں ہے، بلکہ یہ ایک فن ہے۔ اس مرحلے پر درج ذیل امور کو مد نظر رکھنا چاہیے۔

- (الف) ٹیبل آف اسپسیفیکیشن (Table of Specifications) ایک مثالی پرچہ بنانے سے پہلے ایک "بلو پرنٹ" یا جدول بنانا چاہیے جس میں یہ طے ہو کہ:
- کس باب (Chapter) سے کتنے نمبر کے سوالات لیے جائیں گے۔
- کتنے فیصد سوالات آسان، اوسط اور مشکل ہوں گے۔
- سوالات تعلیمی مقاصد (یادداشت، فہم، اطلاق، تجزیہ) کی کس سطح پر ہوں گے۔
- معروضی (MCQs)، مختصر اور تفصیلی سوالات کا تناسب کیا ہوگا۔
- پرچہ نصاب اور وقت کی تقسیم کے مطابق متوازن اور منصفانہ ہوگا۔

ب) بلومز ٹیکسونومی کا اطلاق

تعلیمی ماہرین کے مطابق پرچہ صرف یادداشت (Rote Learning) کا امتحان نہیں ہونا چاہیے۔ اسے درج ذیل تین سطحوں پر مشتمل ہونا چاہیے:

□ **لوئر آرڈر تھنکنگ (LOTS):** تعریفیں، تاریخیں اور بنیادی حقائق۔

□ **مڈل آرڈر تھنکنگ (MOTS):** تصورات کی وضاحت، مثالیں اور موازنہ۔

□ **ہائیر آرڈر تھنکنگ (HOTS):** تجزیہ، تنقیدی سوچ اور مسائل کا حل۔

2. مضامین کے لحاظ سے مخصوص ہدایات

ہر مضمون کی اپنی نوعیت ہوتی ہے، اس لیے ان کے جائزے کے اصول بھی مختلف ہونے چاہئیں۔

ریاضی (Mathematics)

□ ریاضی کے پرچے میں مرحلہ وار نمبر (Step Marking) کا تصور ہونا چاہیے۔

□ سوالات میں اعداد و شمار کی صحت کا خاص خیال رکھیں تاکہ جواب غیر منطقی نہ آئے۔

□ فارمولوں کے اطلاق اور منطقی استدلال پر توجہ دیں۔

زبانیں اور ادب (Languages)

□ تخلیقی لکھائی (Creative Writing) کو رٹہ مارنے پر فوقیت دیں۔

□ گرامر کے سوالات کو جملوں میں استعمال کے ذریعے پرکھیں۔

□ ادب میں طالب علم کی اپنی رائے اور تنقیدی نقطہ نظر کو سراہیں۔

ج) سوالات کی تشکیل میں احتیاط

□ **وضاحت:** سوال میں "کیا، کیوں، کیسے" کا استعمال واضح ہو۔

مثلاً "پانی پر نوٹ لکھیں" ایک مبہم سوال ہے، جبکہ "پانی کی تین طبعی خصوصیات بیان کریں" ایک واضح سوال ہے۔

□ **تکرار سے گریز:** ایک ہی تصور کو بار بار مختلف سوالات میں نہ پوچھا جائے۔

□ **اخلاقی پہلو:** سوالات میں کسی خاص مسلک، زبان یا نسل کے خلاف کوئی بات نہیں ہونی چاہیے۔

سائنس (Physics, Chemistry, Biology)

□ سائنس میں ڈائیگرام (Diagrams) اور لیبلنگ کو اہمیت دیں۔

□ نظریاتی سوالات کے ساتھ ساتھ تجرباتی (Practical) پہلوؤں کو بھی شامل کریں۔

□ سائنسی اصطلاحات کے درست استعمال پر نمبر دیں۔

3. مارکنگ اسکیم اور روبرکس (Rubrics)

مارکنگ شروع کرنے سے پہلے ایک تفصیلی گائیڈ لائن تیار کرنا ضروری ہے جسے "روبرکس" کہا جاتا ہے۔

□ **جوابی کلید (Answer Key):** تمام ممکنہ درست جوابات کی فہرست۔

□ نمبروں کی تقسیم: اگر ایک سوال 5 نمبر کا ہے، تو واضح ہو کہ تعریف کے کتنے نمبر ہیں، مثال کے کتنے اور ڈائجرام کے کتنے۔

□ منفی مارکنگ (اگر ہو): اس کے اصول پہلے سے طے شدہ اور طلبہ کو معلوم ہونے چاہئیں۔

4. مارکنگ کے دوران نفسیاتی اور اخلاقی احتیاطیں

مارکنگ کے دوران ممتحن کا ذہنی سکون اور غیر جانبداری نتائج کی شفافیت کے لیے اہم ہے۔

الف) ہالو ایفیکٹ (Halo Effect) سے بچاؤ

اکثر ممتحن کسی طالب علم کی خوبصورت لکھائی یا پہلے بہترین سوال سے متاثر ہو کر اسے پورے پرچے میں زیادہ نمبر دے دیتے ہیں۔ اس سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک وقت میں پوری کلاس کا "سوال نمبر 1" چیک کیا جائے، پھر "سوال نمبر 2"۔ اس سے موازنہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

ب) تعصب (Biasness) کا خاتمہ

طالب علم کے نام، رول نمبر یا صنف (Gender) کو دیکھ کر ذہن میں کوئی رائے قائم نہ کریں۔ جدید نظام میں اسی لیے "رول نمبر سلیپ" کو چھپا دیا جاتا ہے تاکہ ممتحن صرف مواد کو دیکھ کر نمبر دے۔

ج) تھکن اور ماحول

مسلسل مارکنگ سے دماغ تھک جاتا ہے جس سے غلطی کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ ہر ایک گھنٹے بعد وقفہ لیں اور پرسکون، روشن کمرے میں بیٹھ کر کام کریں۔

5. فیڈبیک اور بہتری کا عمل

جائزہ مکمل ہونے کے بعد اصل کام شروع ہوتا ہے:

□ غلطیوں کی نشاندہی: پرچے پر صرف کراس (X) نہ لگائیں، بلکہ مختصر لکھیں کہ غلطی کیا ہے۔

□ کلاس ڈسکشن: امتحان کے بعد حل شدہ پرچہ طلبہ کے ساتھ ڈسکس کریں تاکہ انہیں اپنی کمزوریوں کا علم ہو۔

□ ریکارڈ کی حفاظت: مارکنگ کے بعد نمبروں کا اندراج (Tabulation) نہایت احتیاط سے کریں، کیونکہ یہاں ایک ہندسے کی غلطی بڑی نا انصافی بن سکتی ہے۔

پیپر سیننگ ایک "امانت" ہے اور مارکنگ ایک "عدالت"۔ اگر پرچہ متوازن ہوگا اور مارکنگ شفاف، تو طالب علم کی حقیقی صلاحیت سامنے آئے گی۔ ایک کامیاب جائزہ وہی ہے جو طالب علم کو ڈرانے کے بجائے اسے مزید پڑھنے اور اپنی اصلاح کرنے کی ترغیب دے۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ ان اصولوں کو محض ضابطہ نہ سمجھیں بلکہ اسے نسلوں کی آبیاری کا ذریعہ سمجھیں۔

رمضان کیسے گزاریں

رمضان المبارک کی آمد آمد ہے۔ اس ماہ مقدس کے شب و روز گزارنے بارے ایک جامع رہنمائی

ترمضان المبارک اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ وہ بابرکت مہینہ ہے جو انسان کی روحانی، اخلاقی اور عملی زندگی میں گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ یہ مہینہ صرف روزہ رکھنے تک محدود نہیں بلکہ خود احتسابی، عبادت، صبر، ایثار اور کردار سازی کا ایک مکمل تربیتی دور ہے۔ بالخصوص طلبہ کے لیے رمضان ایک سنہری موقع ہوتا ہے کہ وہ اپنی عادات کو سنواریں، اپنے وقت کو بامقصد بنائیں اور عملی زندگی میں اسلامی اقدار کو اپنانے کی مشق کریں۔

تعلیمی اداروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ رمضان المبارک کے اس روحانی ماحول سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے طلبہ کی فکری، اخلاقی اور عملی تربیت کا اہتمام کریں۔ محض نصیحت یا لکچر کے بجائے اگر طلبہ کو بامقصد سرگرمیوں کے ذریعے عبادت، اخلاق اور خدمتِ خلق کی طرف راغب کیا جائے تو یہ اثر زیادہ دیر پا اور نتیجہ خیز ہوتا ہے۔ اسی مقصد کے تحت اس ڈاکومنٹ میں رمضان کے دوران طلبہ کے لیے متنوع، دلچسپ اور تربیت پر مبنی سرگرمیوں کو مرتب کیا گیا ہے، تاکہ وہ سیکھنے کے ساتھ ساتھ عمل کی طرف بھی بڑھ سکیں۔

یہ سرگرمیاں قرآن فہمی، سیرت نبویؐ سے وابستگی، دعاؤں کی عملی مشق، نیکی کی عادت، سماجی شعور اور تخلیقی صلاحیتوں کے فروغ پر مرکوز ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ طلبہ رمضان کو محض ایک روایتی مہینہ نہ سمجھیں بلکہ اسے اپنی شخصیت کی تعمیر، اخلاقی پختگی اور عملی تربیت کا ذریعہ بنائیں۔ امید ہے کہ یہ رہنمائی اساتذہ اور طلبہ دونوں کے لیے رمضان المبارک کو بامقصد، مؤثر اور یادگار بنانے میں معاون ثابت ہوگی۔

طلبہ کے لیے سرگرمیاں

رمضان المبارک میں طلبہ و طالبات کے لیے درج ذیل سرگرمیاں ترتیب دی جاسکتی ہیں:

1. روزانہ قرآن سے ایک سبق

- طلبہ کو روزانہ قرآن کی ایک آیت یا حدیث دی جائے جس پر وہ غور کریں اور اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق لکھیں۔
- تراویح میں پڑھی جانے والی منزل کے بارے میں خلاصہ لکھنے کی سرگرمی دی جاسکتی ہے۔

2. دعاؤں کی یادداشت اور عملی مشق

- روزانہ مسنون دعائیں یاد کرنے کی سرگرمی ہو، جیسے افطار، سحری اور نمازوں کے بعد کی دعائیں۔
- اس کے بعد ایک گروپ سرگرمی ہو جس میں طلبہ ایک دوسرے کو یہ دعائیں سکھائیں۔

3. سیرت نبویؐ سے سیکھیں

- طلبہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے متعلق مختلف پہلوؤں پر تحقیق کرنے کو کہا جائے، جیسے رمضان میں آپ کی عبادات، سخاوت، اور تربیت۔
- انہیں ایک پریزنٹیشن یا مضمون لکھنے کی ترغیب دی جائے۔

4. نیکی کا چیلنج

- ہر طالب علم کو روزانہ ایک نیکی کرنے کی ترغیب دی جائے، جیسے کسی ضرورت مند کی مدد کرنا، اپنے والدین کی خدمت، یا دوستوں سے حسن سلوک۔
- وہ اپنی نیکیوں کی فہرست ایک نوٹ بک میں درج کریں اور آخر میں تبادلہ خیال کریں کہ انہوں نے رمضان میں کیا سیکھا۔

5. رمضان ڈائری لکھنا

- طلبہ کو اپنی رمضان کی روزمرہ کی مصروفیات، عبادات اور خیالات پر مشتمل ایک ڈائری لکھنے کی ہدایت دی جائے۔
- اختتام پر، وہ اپنی ڈائری کا خلاصہ کلاس میں پیش کر سکتے ہیں۔

6. سوال و جواب کا سیشن

- کتاب میں موجود مضامین پر مبنی ایک سوال نامہ تیار کیا جائے اور گروپ میں سوال و جواب کی سرگرمی کروائی جائے۔

7. افطار شیرنگ اور خیرات کی ترغیب

- طلبہ کو ایک دن افطار شیرنگ کا اہتمام کرنے کو کہا جائے، جہاں وہ خود سادہ کھانے کا بندوبست کریں اور ضرورت مندوں میں تقسیم کریں۔
- خیرات اور صدقہ دینے کی اہمیت پر ایک مضمون لکھنے کو کہا جائے۔

8. اسلامی موبائل ایپ اور ویب سائٹس کا استعمال

- "Islam360" جیسے مستند ایپس کا استعمال کر کے احادیث اور مسنون اذکار کی مشق کروائی جائے۔
- طلبہ کو مذکورہ ویب سائٹس پر دستیاب دروس سننے اور ان پر اپنا تجزیہ لکھنے کی سرگرمی دی جائے۔

9. نیکیوں کا درخت 🌱

- طلبہ کو ایک درخت کی تصویر دیں جس کی شاخیں خالی ہوں۔
- ہر روز جب وہ کوئی نیکی کریں (جیسے کسی کی مدد کرنا، جھوٹ نہ بولنا، نماز پڑھنا)، وہ ایک پتہ یا پھول اس درخت پر چپکائیں۔
- مہینے کے آخر میں دیکھیں کہ کس کا درخت سب سے زیادہ سرسبز بنا۔

10. رمضان کارڈ بنائیں 🎨

- طلبہ کو رمضان کے فضائل پر مبنی ایک کارڈ یا پوسٹر بنانے کو کہیں۔
- وہ اس میں آیات، احادیث یا خوبصورت دعائیں لکھ سکتے ہیں اور رنگین ڈیزائن بنا سکتے ہیں۔
- بہترین کارڈز کو کلاس میں آویزاں کیا جائے۔

11. روزہ چارٹ 📊

- ایک کیلنڈر دیا جائے جس میں طلبہ روزانہ اپنی عبادات کا ریکارڈ رکھیں:

- ✓ سحری کی
- ✓ نماز فجر پڑھی
- ✓ تلاوت کی
- ✓ روزہ رکھا
- ✓ کسی کی مدد کی

- مہینے کے آخر میں جو سب سے زیادہ نیکیاں کرے، اسے انعام دیا جائے۔

12. اسلامی پہیلیاں 🧩

- رمضان سے متعلق آسان پہیلیاں بنائیں، جیسے:
- سوال: ایک ایسی رات جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے؟
جواب: لیلة القدر
- سوال: وہ چیز جو سحری کے وقت کھانا سنت ہے؟
جواب: کھجور

13. دعا کی تلاش 🔍

- طلبہ کو مسنون دعاؤں کی فہرست دی جائے اور انہیں اپنی کتابوں یا موبائل ایپس (جیسے Islam360) سے وہ دعائیں تلاش کرنی ہوں۔
- ہر بچہ ایک دعا یاد کرے اور کلاس میں سنائے۔

14. رمضان اسکیچ یا کہانی لکھنا 📖

• بچوں سے کہیں کہ وہ ایک مختصر کہانی یا ڈرائنگ بنائیں جس میں رمضان کی برکتیں نظر آئیں، جیسے:

- ایک بچہ جو پہلا روزہ رکھ رہا ہے
- ایک فیملی جو افطار میں سب کے ساتھ بیٹھتی ہے
- ایک بچہ جو کسی غریب کو کھانا دے رہا ہے

15. اذکار کا مقابلہ 📖

- روزانہ کے اذکار یاد کرنے کا مقابلہ رکھا جائے۔
- جو سب سے زیادہ اذکار صحیح یاد کرے، اسے "رمضان چیمپئن" کا لقب دیا جائے۔

16. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان کی عادات پر بحث 💬

- طلبہ سے پوچھا جائے کہ وہ بتائیں کہ نبی کریمؐ رمضان میں کیا کیا کرتے تھے؟
- ہر بچہ ایک بات بتائے، جیسے زیادہ صدقہ دینا، زیادہ عبادت کرنا، دوسروں کے ساتھ حسن سلوک۔

17. قرآن کی تلاوت چیلنج 📖

- ہر روز ایک آیت یا سورہ مبارکہ کو تجوید کے ساتھ پڑھنے کی مشق کروائی جائے۔
- جو سب سے اچھا پڑھے، اسے ستارہ (★) دیا جائے۔

18. مہربانی کا بکس 📦

- کلاس میں ایک بکس رکھا جائے جس میں طلبہ اپنے نیک اعمال کی پرچیاں ڈالیں، جیسے:

○ "آج میں نے کسی کی مدد کی"

○ "آج میں نے ایک اچھا کام کیا"

- مہینے کے آخر میں سب کو نیکیوں پر مبارکباد دی جائے۔



رٹا نہیں، فہم: امتحانی تیاری کا درست انداز

امتحانات ہماری تعلیمی زندگی کا اہم حصہ ہیں، مگر بد قسمتی سے ہم میں سے اکثر طلبہ امتحان کو صرف نمبر حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اسی سوچ کے تحت رٹا لگانا ایک عام روش بن چکی ہے، حالانکہ یہ طریقہ نہ تو دیر پا علم دیتا ہے اور نہ ہی عملی زندگی میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

رٹا کیوں نقصان دہ ہے؟

رٹا وقتی طور پر یادداشت کو تو بھر دیتا ہے، مگر امتحان ختم ہوتے ہی معلومات ذہن سے نکل جاتی ہیں۔
• تخلیقی سوچ پیدا نہیں ہوتی

• سوال کو مختلف انداز میں سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے

• عملی مسائل حل کرنے میں مشکل پیش آتی ہے

رٹا کے نقصانات:

سمجھ کا فقدان: معلومات کو رٹے سے یاد کرنے پر توجہ ہوتی ہے، اس لیے طالب علم اصل مضمون کو سمجھتے نہیں ہیں۔ طالب علم

تفیدی سوچ میں کمی: یہ سوچنے، سوال کرنے اور معلومات کا تجزیہ کرنے کی صلاحیت کو ختم کرتا ہے۔

تخلیقی صلاحیتوں کا دبنا: تخلیقی خیالات اور نئے حل تلاش کرنے کی صلاحیت کمزور پڑ جاتی ہے۔

لمبی مدت کی یادداشت کا کمزور ہونا: رٹا لگائی ہوئی معلومات جلدی بھول جاتی ہیں، کیونکہ وہ دماغ میں گہرائی سے نہیں اتری ہوتی ہیں۔

مسائل حل کرنے کی نااہلی: حقیقی زندگی کے مسائل کو حل کرنے کے لیے معلومات کو استعمال کرنے کی صلاحیت نہیں بنتی۔

سیکھنے سے بے زاری: یہ عمل بورنگ ہو سکتا ہے، جس سے پڑھائی میں دلچسپی کم ہو جاتی ہے۔

علم کا سطحی ہونا: طالب علم صرف امتحانات پاس کرنے کے لیے پڑھتے ہیں، علم حاصل کرنے کے لیے نہیں۔

اعلیٰ نمبروں میں رکاوٹ: تشریحی اور تجزیاتی سوالات میں رٹا ناکام ہو جاتا ہے، جس سے نمبر کم آتے ہیں۔

استاد اور طالب علم کا فاصلہ: طالب علم سوال پوچھنے کے بجائے صرف یاد کرنے پر زور دیتا ہے۔

فہم پر مبنی تعلیم کی اہمیت:

فہم پر مبنی تعلیم (Conceptual Learning) سے مراد ایسی تعلیم ہے جس میں طالب علم صرف معلومات کو یاد نہیں کرتا بلکہ اس کے پیچھے چھپے تصورات، منطق اور اکیوں اور کیسے ' کو سمجھتا ہے۔ موجودہ دور میں رٹ بازی کے مقابلے میں فہم پر مبنی تعلیم کی اہمیت کئی گنا بڑھ گئی ہے۔ فہم کا مطلب ہے کسی تصور، اصول یا مسئلے کو سمجھ کر سیکھنا۔ جب طالب علم بات کی جڑ تک پہنچتا ہے تو:

- وہی تصور مختلف سوالات میں با آسانی استعمال کر سکتا ہے

- مشکل سوالات سے گھبراتا نہیں

- علم دیر تک ذہن میں محفوظ رہتا ہے

تعلیم کسی بھی قوم کی ترقی کی ضامن ہوتی ہے، لیکن تعلیم کا حقیقی مقصد صرف معلومات کا حصول نہیں بلکہ اس کا فہم اور ادراک ہے۔ روایتی تعلیمی نظام میں "رٹ بازی" کو اہمیت دی جاتی ہے جہاں طلبہ صرف امتحانات پاس کرنے کے لیے معلومات یاد کرتے ہیں۔ اس کے برعکس، فہم پر مبنی تعلیم (Conceptual Learning) ایک ایسا طریقہ کار ہے جو طالب علم کو سکھاتا ہے کہ علم کا ماخذ کیا ہے اور اسے زندگی میں کیسے برتنا ہے۔

رٹ بازی بمقابلہ فہم:

رٹ بازی میں طالب علم الفاظ کو ذہن نشین کر لیتا ہے لیکن ان کے معنی سے نابلد رہتا ہے۔ جیسے ہی امتحان ختم ہوتا ہے، وہ معلومات ذہن سے محو ہو جاتی ہیں۔ اس کے برعکس، جب ایک طالب علم کسی نظریے کے پیچھے چھپی منطق کو سمجھ لیتا ہے، تو وہ معلومات اس کی شخصیت کا حصہ بن جاتی ہیں۔ فہم پر مبنی تعلیم میں "کیا (What)" سے زیادہ "کیوں (Why)" اور "کیسے (How)" پر زور دیا جاتا ہے۔

فہم پر مبنی تعلیم کے فوائد:

ذہنی صلاحیتوں میں اضافہ: یہ طریقہ تعلیم دماغ کو فعال بناتا ہے۔ جب بچہ سوال کرتا ہے کہ "آسمان نیلا کیوں ہے؟" یا "ریاضی کے اصول کیسے کام کرتے ہیں؟" تو اس کی سوچنے اور سمجھنے کی قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔

مسائل کا حل: عملی زندگی میں مسائل کتابی سوالات جیسے نہیں ہوتے۔ جس شخص نے تصورات (Concepts) کو سمجھا ہوتا ہے، وہ مشکل حالات میں اپنی عقل اور فہم کو استعمال کرتے ہوئے نئے حل تلاش کر لیتا ہے۔

اعلیٰ تعلیم میں آسانی: میڈیکل، انجینئرنگ، اور ٹیکنالوجی جیسے شعبوں میں کامیابی کا دار و مدار صرف فہم پر ہے۔ جو طلبہ اسکول کی سطح پر تصورات واضح نہیں کرتے، انہیں اعلیٰ تعلیم کے دوران شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

خود انحصاری: فہم پر مبنی تعلیم طالب علم کو اساتذہ یا خلاصہ جات کا محتاج نہیں رہنے دیتی۔ وہ خود سے مطالعہ کرنے اور نئی چیزیں سیکھنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

دیر پا معلومات

جب ہم کسی چیز کو بغیر سمجھ یاد کرتے ہیں، تو وہ صرف عارضی یادداشت (Short-term Memory) کا حصہ بنتی ہے۔ اس کے برعکس، جب کسی نظریے کو فہم کے ساتھ سیکھا جاتا ہے، تو وہ دماغ میں نقش ہو جاتا ہے اور انسان اسے عمر بھر نہیں بھولتا۔

تنقیدی سوچ کی نشوونما (Critical Thinking)

فہم پر مبنی تعلیم طالب علموں میں سوال کرنے کی عادت پیدا کرتی ہے۔ وہ معلومات کو جوں کا توں قبول کرنے کے بجائے ان کا تجزیہ کرنا سیکھتے ہیں۔ یہ صلاحیت انہیں زندگی کے پیچیدہ مسائل حل کرنے میں مدد دیتی ہے۔

عملی زندگی میں اطلاق (Practical Application)

رٹہ مار کر امتحان پاس کرنے والا طالب علم اکثر عملی میدان میں ناکام ہو جاتا ہے کیونکہ اسے نہیں معلوم ہوتا کہ اس علم کو استعمال کیسے کرنا ہے۔ فہم پر مبنی تعلیم حاصل کرنے والا شخص سیکھے گئے اصولوں کو حقیقی زندگی کے مختلف حالات میں لاگو کرنے کے قابل ہوتا ہے۔

تخلیقی صلاحیتوں میں اضافہ (Creativity)

جب ایک طالب علم کسی بنیاد (Concept) کو سمجھ لیتا ہے، تو وہ اسی بنیاد پر نئی چیزیں تخلیق کر سکتا ہے۔ فہم انسان کے تخیل کو وسعت دیتی ہے اور اسے لکیر کا فقیر بننے کے بجائے نئے راستے تلاش کرنے پر ابھارتی ہے۔

خود اعتمادی اور دلچسپی (Confidence and Interest)

اکثر طلبہ تعلیم سے اس لیے گھبراتے ہیں کیونکہ انہیں سبق سمجھ نہیں آرہا ہوتا۔ جب تعلیم فہم پر مبنی ہو، تو پڑھائی بوجھ کے بجائے ایک دلچسپ مشغلہ بن جاتی ہے۔ اس سے طالب علم کا خود پراعتقاد بڑھتا ہے کہ وہ کسی بھی مشکل موضوع کو سمجھ سکتا ہے۔



اساتذہ اور والدین کا کردار:

فہم پر مبنی تعلیم کے فروغ کے لیے اساتذہ کو چاہیے کہ وہ کلاس میں سوال پوچھنے کی حوصلہ افزائی کریں۔ سبق کو صرف کتاب سے پڑھانے کے بجائے عملی مثالوں اور تجربات سے واضح کریں۔ والدین کو بھی چاہیے کہ وہ بچوں سے صرف نمبروں کا تقاضا نہ کریں، بلکہ ان سے پوچھیں کہ آج انہوں نے کیا نیا سیکھا اور کیا سمجھا۔

امتحانی تیاری کا درست طریقہ:

تصور کو سمجھیں

کسی بھی موضوع کو یاد کرنے سے پہلے اس کے بنیادی خیال کو سمجھنا ضروری ہے۔
جب تصور واضح ہو تو سوال حل کرنا اور یاد رکھنا آسان ہو جاتا ہے۔

مثالوں سے سیکھیں

مثالیں مشکل موضوعات کو آسان بنادیتی ہیں۔
عملی مثالوں سے بات دیر تک ذہن میں رہتی ہے۔

اپنے الفاظ میں لکھیں

جو بات اپنے الفاظ میں لکھی جاسکے وہ اچھی طرح سمجھی جاتی ہے۔
یہ عادت امتحان میں بہتر اظہار میں مدد دیتی ہے۔

سوال کریں

"کیوں" اور "کیسے" جیسے سوالات سوچ کو گہرا کرتے ہیں۔
سوال کرنے سے ابہام دور ہوتا ہے اور سمجھ بہتر ہوتی ہے۔

بحث و گفتگو

دوستوں کے ساتھ گفتگو سے نئے خیالات سامنے آتے ہیں۔
دوسروں کو سمجھانا خود سیکھنے کا بہترین طریقہ ہے۔

وقت کی منصوبہ بندی

مطالعے کے لیے باقاعدہ شیڈول بنانا ضروری ہے۔
درست منصوبہ بندی ذہنی دباؤ کو کم کرتی ہے۔

دہرائی اور مشق

باقاعدہ دہرائی معلومات کو تازہ رکھتی ہے۔
سوالات حل کرنے سے کمزور پہلو واضح ہوتے ہیں۔

تعلیم کا مقصد صرف امتحان پاس کرنا نہیں بلکہ سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرنا ہے۔ رٹالگانے سے علم عارضی ہوتا ہے اور امتحان کے بعد بھلا دیا جاتا ہے۔

موجودہ دور تیزی سے بدلتی ہوئی ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت (AI) کا دور ہے۔ اس دور میں وہی شخص کامیاب ہوگا جس کے پاس صرف معلومات کا ذخیرہ نہیں بلکہ "فکری گہرائی" ہوگی۔ فہم پر مبنی تعلیم ہی وہ واحد راستہ ہے جو ہماری نسل نو کو ریسرچ، تخلیق اور ترقی کی راہ پر گامزن کر سکتا ہے۔ ہمیں اپنے تعلیمی ڈھانچے کو رٹے سے نکال کر فہم کی طرف لانا ہوگا تاکہ ہم ایک باشعور معاشرہ تشکیل دے سکیں۔



(اصلاح کردار کے ذرائع)

نماز، دعا اور قرآن

نماز — پاکیزگی نفس اور خدا خونی کی علامت

نماز — خود احتسابی اور نظم حیات کا سرچشمہ

پاکیزگی نفس کا مطلب صرف ظاہری صفائی نہیں بلکہ دل کی صفائی، نیت کی درستگی اور کردار کی اصلاح ہے۔ نماز انسان کو صبر، شکر، عاجزی اور برداشت جیسی صفات سکھاتی ہے۔ سجدہ بندے کو یہ یاد دلاتا ہے کہ وہ اللہ کے سامنے عاجز ہے، جبکہ قیام اسے ذمہ داری اور استقامت کا درس دیتا ہے۔ اس طرح نماز انسان کے اندر توازن پیدا کرتی ہے اور اسے غرور و تکبر سے بچاتی ہے۔

اسی طرح نماز خدا خونی کی مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے۔ جب انسان ہر نماز میں اللہ کی عظمت کو یاد کرتا ہے اور آخرت کی جواب دہی کو سامنے رکھتا ہے تو اس کے دل میں ایک زندہ احساس پیدا ہو جاتا ہے کہ میرا ہر عمل اللہ دیکھ رہا ہے۔ یہی احساس نگرانی (تقویٰ) اسے جھوٹ، دھوکہ، ظلم اور بددیانتی سے بچاتا ہے۔ خدا خونی دراصل وہ قوت ہے جو انسان کو تنہائی میں بھی گناہ سے روکے رکھتی ہے۔ اسی چیز کا نام خدا خونی ہے۔ اور یہ زندگی میں کامیابی کی علامت اور ضمانت ہے۔

نماز محض چند حرکات و سکنات کا مجموعہ نہیں، بلکہ یہ ایک مکمل تربیتی نظام ہے جو انسان کو دن میں پانچ مرتبہ اپنے رب کے سامنے کھڑا کر کے اسے اپنی حقیقت یاد دلاتا ہے۔ نماز انسان کو یہ شعور دیتی ہے کہ وہ ایک ذمہ دار ہستی ہے، جو اپنے ہر عمل کے لیے جواب دہ ہے۔ جب انسان بار بار اللہ کے حضور سر جھکاتا ہے تو اس کے اندر عاجزی، انکساری اور احساسِ جواب دہی پیدا ہوتا ہے، جو کردار کی اصلاح کی بنیاد بنتا ہے۔

نماز — نظم و ضبط، پابندی اوقات سکھانے کا ذریعہ

نماز انسان کو نظم و ضبط سکھاتی ہے۔ مقررہ اوقات، طہارت کی پابندی، صف بندی اور یکسوئی — یہ سب عناصر انسان کی عملی زندگی میں ترتیب اور توازن پیدا کرتے ہیں۔ جو شخص نماز کا پابند ہو، وہ لاشعوری طور پر وقت کی قدر، ذمہ داری کی اہمیت اور اجتماعی نظم کا احترام سیکھ لیتا ہے۔ یہی صفات کامیاب زندگی کی علامت ہیں۔

دعا۔ اندرونی کمزوریوں کا اعتراف روحانی طاقت کا حصول

دعا انسان کے دل کی زبان ہے۔ یہ وہ لمحہ ہوتا ہے جب انسان اپنی کمزوریوں، خطاؤں اور محتاجیوں کا کھلے دل سے اعتراف کرتا ہے۔ دعا انسان کو تکبر سے نکال کر عاجزی کی طرف لے جاتی ہے، اور عاجزی ہی کردار کی اصل روح ہے۔ جو شخص اللہ کے سامنے جھکنا سیکھ لیتا ہے، وہ بندوں کے سامنے سرکشی نہیں دکھاتا۔

دعا انسان کو امید دیتی ہے۔ مایوسی، غصہ، حسد اور انتقام جیسے منفی جذبات اکثر اس وقت جنم لیتے ہیں جب انسان خود کو تنہا اور بے سہارا محسوس کرتا ہے۔ دعا اس تنہائی کو ختم کر دیتی ہے اور انسان کو یہ احساس دلاتی ہے کہ وہ اکیلا نہیں، اس کا رب اس کے ساتھ ہے۔ یہ احساس انسان کو صبر، برداشت اور حوصلہ عطا کرتا ہے، جو مضبوط کردار کی بنیادی علامتیں ہیں۔

دعا دراصل کردار سازی کا ایک خاموش مگر موثر عمل ہے۔ جو شخص مسلسل اپنے رب سے اچھے اخلاق، درست فیصلوں اور پاکیزہ نیت کی دعا کرتا ہے، اس کا دل آہستہ آہستہ انہی صفات کی طرف مائل ہونے لگتا ہے۔ یوں دعا انسان کے باطن میں تبدیلی کا آغاز کرتی ہے، جو بعد میں ظاہر میں بھی نمایاں ہو جاتی ہے۔

مومن کا سب سے مضبوط سہارا اور اللہ سے براہ راست رابطے کا ذریعہ ہے۔ یہ انسان کو عاجزی سکھاتی ہے اور دل کو سکون عطا کرتی ہے۔ دعا کے ذریعے بندہ اپنی ضرورتیں، پریشانیاں اور خواہشات اللہ کے سامنے رکھتا ہے، جس سے اس کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔ دعا انسان کو امید، صبر اور توکل کا درس دیتی ہے اور یہ احساس جگاتی ہے کہ ہر مشکل کا حل اللہ کے پاس ہے۔ دراصل دعا صرف مانگنے کا نام نہیں بلکہ اپنے رب پر مکمل بھروسہ اور اس کی رحمت سے وابستہ رہنے کا اظہار ہے۔

دعا۔ گناہوں کی بخشش اور بلندی درجات کا ذریعہ

دعا بندے اور اس کے رب کے درمیان ایک روحانی پل ہے، جس کے ذریعے انسان اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہے۔ جب بندہ خلوص دل سے اپنے گناہوں پر نادم ہو کر دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور اس کی خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے۔ دعا انسان کے دل کو نرم کرتی ہے، اسے عاجزی سکھاتی ہے اور گناہوں سے دور رہنے کا حوصلہ دیتی ہے۔ یہی کیفیت بندے کو بار بار اللہ کی طرف رجوع کرنے پر آمادہ کرتی ہے، جو اصلاح نفس کا مضبوط ذریعہ بنتی ہے۔

اسی طرح دعا صرف گناہوں کی معافی ہی نہیں بلکہ درجات کی بلندی کا بھی سبب بنتی ہے۔ جب انسان اپنے رب سے ہدایت، استقامت اور نیکی کی توفیق مانگتا ہے تو اللہ اسے روحانی ترقی عطا فرماتا ہے۔ دعا انسان کو صبر، شکر اور توکل کی راہ پر گامزن کرتی ہے، جس سے اس کا مقام اللہ کے نزدیک بلند ہوتا ہے۔ یوں دعا بندے کی زندگی میں روشنی بن کر آتی ہے اور اسے دنیا و آخرت کی کامیابی کی طرف لے جاتی ہے۔

دعا۔ بدی کے مقابلے میں مومن کا ہتھیار

دعا بدی کے مقابلے میں مومن کا سب سے موثر ہتھیار ہے۔ جب انسان برائیوں، آزمائشوں اور مشکلات کا سامنا کرتا ہے تو دعا اسے اللہ کی پناہ میں لے آتی ہے۔ یہ دل کو مضبوط کرتی ہے، حوصلہ بڑھاتی ہے اور ایمان کو تازگی بخشتی ہے۔ مومن دعا کے ذریعے نہ صرف شیطانی وسوسوں سے بچاؤ مانگتا ہے بلکہ نیکی پر قائم رہنے کی قوت بھی حاصل کرتا ہے۔ دراصل دعا انسان کو یہ یقین دلاتی ہے کہ وہ اکیلا نہیں، اس کا رب ہر حال میں اس کے ساتھ ہے۔

قرآن — فکری انقلاب اور اخلاقی رہنمائی کی کتاب

قرآن مجید کردار سازی کا سب سے جامع اور مستند ذریعہ ہے۔ یہ محض احکام کا مجموعہ نہیں، بلکہ یہ انسان کے فکر و نظر کو بدلنے والی کتاب ہے۔ قرآن انسان کو کائنات، زندگی اور خود اپنی ذات کو سمجھنے کا درست زاویہ عطا کرتا ہے۔ جب سوچ درست ہو جاتی ہے تو عمل خود بخود درست ہونے لگتا ہے۔

قرآن نے صدق، امانت، عدل، صبر، شکر، عفو اور احسان جیسے اعلیٰ اخلاقی اوصاف کو نہ صرف بیان کیا بلکہ انبیاء اور صالحین کے عملی نمونے بھی پیش کیے۔ یہ نمونے محض تاریخی واقعات نہیں، بلکہ زندہ کردار ہیں جن سے ہر دور کا انسان رہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔ قرآن انسان کو یہ سکھاتا ہے کہ کامیابی کا اصل معیار دولت، طاقت یا شہرت نہیں بلکہ اخلاقی بلندی ہے۔

قرآن کی تلاوت دل کو نرم کرتی ہے، اس کا فہم عقل کو جلا بخشتا ہے اور اس پر عمل کردار کو نکھارتا ہے۔ جو قومیں قرآن کو محض تلاوت تک محدود کر دیتی ہیں، وہ اس کی اصل تاثیر سے محروم رہتی ہیں، اور جو اسے سمجھ کر زندگی میں نافذ کرتی ہیں، وہ کردار اور قیادت دونوں میں نمایاں ہو جاتی ہیں۔

قرآن — رہنماءِ حیات کتاب، ذریعہ رشد و ہدایت

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی وہ عظیم کتاب ہے جو پوری انسانیت کے لیے رہنمائے حیات اور رشد و ہدایت کا مکمل سرچشمہ ہے۔ یہ صرف عبادات ہی نہیں بلکہ زندگی کے ہر پہلو — عقیدہ، اخلاق، معاشرت اور کردار — میں واضح رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ قرآن انسان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے۔

قرآن — ہر دور کی جدید کتاب رہنمائی

قرآن مجید ہر دور کی جدید اور کامل کتاب رہنمائی ہے، جو بدلتے زمانوں میں بھی اپنی افادیت اور تازگی برقرار رکھتی ہے۔ یہ انسان کو زندگی گزارنے کا درست طریقہ سکھاتا ہے اور فکری، اخلاقی اور عملی میدانوں میں واضح سمت عطا کرتا ہے۔ قرآن کی تعلیمات ہر زمانے کے مسائل کا حل پیش کرتی ہیں اور انسان کو اعتدال، انصاف اور ذمہ داری کا شعور دیتی ہیں۔ جو قوم قرآن کو اپنا رہنما بناتی ہے، وہ فکری چٹنگی، اخلاقی بلندی اور حقیقی ترقی کی راہ پر گامزن ہو جاتی ہے۔

نماز، دعا، قرآن — روحانی ذرائع کیوں ضروری ہیں؟

نماز، دعا اور قرآن کی طرف واپسی محض مذہبی ضرورت نہیں بلکہ ایک عملی اور معاشرتی ضرورت بن چکی ہے۔ یہ روحانی ذرائع انسان کو اندرونی سکون، اخلاقی استحکام اور مقصدِ حیات کا شعور عطا کرتے ہیں۔

تعلیمی ادارے ہوں یا گھر، اگر نماز کی پابندی، دعا کی عادت اور قرآن سے تعلق کو شعوری طور پر فروغ دیا جائے تو نئی نسل میں کردار کی وہ مضبوطی پیدا ہو سکتی ہے جو کسی بھی نصاب یا قانون سے اکیلے ممکن نہیں۔

کردار کی اصلاح ایک مسلسل سفر ہے، اور اس سفر میں نماز، دعا اور قرآن وہ رہنما چراغ ہیں جو انسان کو اندھیروں میں راستہ دکھاتے ہیں۔ یہ روحانی ذرائع انسان کو اس کے رب سے جوڑ کر اس کے باطن کو روشن کرتے ہیں۔ اگر ہم واقعی ایک بہتر فرد، ایک صالح معاشرہ اور ایک باوقار امت چاہتے ہیں تو ہمیں ان روحانی ذرائع کو محض رسم نہیں بلکہ زندگی کا حصہ بنانا ہوگا۔ یہی وہ راستہ ہے جو انسان کو اخلاقی بلندی اور حقیقی کامیابی کی طرف لے جاتا ہے۔



ہدایات والدین

آہی پنہی اک درپے سے شعاعِ آفتاب

ضلع میانوالی، پنجاب کا وہ مایہ ناز خطہ ہے جو اپنی قدیم تاریخ، مضبوط سماجی روایات اور باہمت و غیور لوگوں کے حوالے سے ایک منفرد پہچان رکھتا ہے۔ دریائے سندھ کے سنگلاخ کناروں پر آباد یہ سرزمین جہاں اپنے فطری حسن اور دلکش مناظر میں بے مثال ہے، وہیں ایک عظیم تہذیبی و علمی میراث کی امین بھی ہے۔ اگرچہ یہاں کے لوگوں میں علم دوستی کی تڑپ ہمیشہ سے موجود رہی، لیکن ایک طویل عرصے تک معیاری اور ہمہ جہت تعلیمی اداروں کی باصلاحیت طلبہ کی راہ میں حائل رہی۔ اسی ضرورت کے پیش نظر، عالم خیل کے مقام پر ایک ایسے ادارے کی بنیاد رکھی گئی جو جدید علوم اور اعلیٰ اخلاقی تربیت کا حسین امتزاج بن کر ابھر رہا ہے، تاکہ نسل نو کی کردار سازی عصری تقاضوں کے عین مطابق کی جاسکے۔

وقت کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے، غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے عالم خیل میں غزالی سکول کی شمع روشن کی۔ مارچ 2010ء میں جب اس ادارے نے اپنے تعلیمی سفر کا آغاز کیا، تو اس کا مقصد محض رٹ بازی نہیں بلکہ اغزالی تعلیمی فلسفے کو حقیقت کا روپ دینا تھا۔ اس مشن کو حقیقت بنانے میں ڈسٹرکٹ میجر میانوالی/بھکر جناب محمد اسلم خان (موجودہ ڈائریکٹر غزالی سکولز، شمالی پنجاب) کی فکری قیادت اور وژن نے بنیادی کردار ادا کیا۔ اس سکول کا سنگ بنیاد جناب سید محمد وقاص جعفری نے رکھا۔ مقامی آبادی کے قلب میں واقع دو کنال گیارہ مرلے پر مشتمل یہ ادارہ آج اپنی بہترین لوکیشن اور تعلیمی معیار کی بدولت علاقے کے والدین اور طلبہ کے لیے ایک معتبر نام بن چکا ہے۔

چونکہ یہ ادارہ ابتدا ہی سے ایک منظم تعلیمی ماڈل کے تحت قائم کیا گیا، اس لیے تدریسی عملے کے انتخاب میں میرٹ کو بنیادی اصول بنایا گیا۔ تربیت یافتہ، باصلاحیت اور ذمہ دار اساتذہ کی تعیناتی نے سکول کی تعلیمی سمت کا تعین کیا۔ یہی وجہ ہے کہ قلیل عرصے میں ادارہ ایک مضبوط تعلیمی شناخت قائم کرنے میں کامیاب ہوا۔ شروع میں داخلہ جات محدود تھے، مگر جیسے جیسے تدریسی معیار، نظم و ضبط اور نتائج نمایاں ہوتے گئے، والدین اور کمیونٹی کا اعتماد بڑھتا چلا گیا، اور سکول ترقی کی راہ پر گامزن ہو گیا۔ غزالی سکول عالم خیل کی اصل قوت اس کے طلبہ اور مخلص و محنتی اسٹاف ہے۔ اساتذہ کی لگن، مثبت طرز فکر اور مسلسل جدوجہد نے ادارے کو علاقے میں ایک ممتاز مقام دلایا۔ اس وقت ادارہ میں طلبہ کی تعداد 233 ہے جبکہ 11 معلمات خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ بورڈ امتحانات ہوں یا انٹر سکول مقابلے، طلبہ نے اعلیٰ نمبروں اور نمایاں پوزیشنز کے ذریعے ادارے کا نام روشن کیا، جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہاں تعلیم محض نصاب تک محدود نہیں بلکہ ایک منظم فکری و تربیتی عمل ہے۔

ادارے میں نظم و ضبط، اساتذہ کی پیشہ ورانہ تربیت، اور جدید تدریسی طریقوں کو خصوصی اہمیت دی جاتی ہے۔ **Activity Based Learning**، ہم نصابی و غیر نصابی سرگرمیوں، اور مختلف تربیتی پروگرامز کے ذریعے طلبہ کی تخلیقی اور فکری صلاحیتوں کو نکھارا جاتا ہے۔ ادبی مقابلہ جات میں سکول کے طلبہ نے مرکز کی سطح تک نمایاں کامیابیاں حاصل کیں، جو ادارے کی جامع تربیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ غزالی سکول عالم خیل دینی، اخلاقی اور سائنسی تربیت کے امتزاج کی ایک خوبصورت مثال ہے۔ ایک طرف اسلامی اقدار اور اخلاقی تربیت کو روزمرہ تعلیمی عمل کا حصہ بنایا گیا ہے، تو دوسری جانب سائنسی شعور اجاگر کرنے کے لیے عملی اقدامات کیے گئے ہیں۔ ضلع بھر کا سائنسی میلہ سکول میں منعقد ہونا، اور طلبہ کی جانب سے شاندار سائنسی ماڈلز کی تیاری اور پوزیشنز حاصل کرنا، ادارے کے سائنسی وژن کو نمایاں کرتا ہے۔



سماجی ذمہ داری کے میدان میں بھی یہ ادارہ ایک روشن کردار ادا کر رہا ہے۔ اس وقت سکول میں 16 یتیم طلبہ اور RIEP کے تحت کفالت یافتہ 22 سچے زیر تعلیم ہیں، جن کی مکمل کفالت غزالی امیجوشن فاؤنڈیشن کر رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر سال بہبود فنڈ میں نمایاں حصہ ڈال کر سماجی خدمت کی روایت کو زندہ رکھے ہوئے ہے۔

ڈیجیٹل تعلیم کے میدان میں بھی غزالی سکول عالم خیل نے اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے۔ **Do & Learn App** میں سکول کی معلمہ انعم طاہرہ طلبہ کا پہلا انعام حاصل کرنا، اور تدریسی مقابلہ جات میں معلمات کی کامیابیاں، ادارے کے جدید اور ڈیجیٹل تعلیمی رجحان کی عکاس ہیں۔



غزالی سکول عالم خیل نے نہایت کم عرصے میں تعلیمی معیار، اخلاقی تربیت، سائنسی شعور اور ہم نصابی سرگرمیوں کے میدان میں قابل رشک ترقی کی ہے۔ کمیونٹی کا اعتماد، اساتذہ کی محنت اور طلبہ کی کامیابیاں اس بات کی گواہ ہیں کہ یہ ادارہ مستقبل میں بھی علم، کردار اور خدمت کے اس مشن کو پوری استقامت کے ساتھ آگے بڑھتا رہے گا۔

میرا نام ملک حق نواز جوئیہ ہے۔ میں نے اپنے کیریئر کا آغاز اپنے شہر کے ایک نامور تعلیمی ادارے گورنمنٹ جامع ہائی سکول سے کیا۔ مجھے تدریسی شعبے میں خدمات انجام دیتے ہوئے تقریباً 37 سال کا قیمتی تجربہ حاصل ہے۔ میری تعیناتی محکمہ تعلیم کے زیر انتظام سکول میں رہی، جہاں میں نے نہ صرف تدریس بلکہ نظام تعلیم کو بہتر بنانے کے لیے بھرپور محنت کی۔

بعد ازاں مجھے میاں والی کے علاقے عالم خیل میں غزالی سکول میں فرائض سرانجام دینے کا موقع ملا، جہاں میری اولین کوشش یہی رہی کہ طلبہ کو جدید تعلیمی ماحول فراہم کیا جائے۔

فروری 2011ء میں باقاعدہ طور پر خدمات کا آغاز ہوا۔ غزالی سکول عالم خیل کی بنیاد ایک مضبوط تعلیمی فلسفے پر رکھی گئی، تاکہ بچوں کو معیاری تعلیم کے ساتھ اچھی تربیت بھی فراہم کی جاسکے۔



ملک حق نواز جوئیہ، ایڈمنسٹریٹر



شہلا سعید، پرنسپل

میں نے مارچ 2010 میں اس ادارے کو جوائن کیا اور تقریباً چار سال تک بطور ٹیچر اپنی خدمات پیش کیں۔ اس دوران میں نے پوری ذمہ داری، دلجمعی اور اخلاص کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیے۔ ادارے کے نظم و ضبط، قواعد و ضوابط اور اصولوں کو ہمیشہ ترجیح دی اور اپنی پوری کوشش کی کہ بچوں کی بہترین تربیت ہو اور وہ تعلیمی میدان میں آگے بڑھیں۔ میں نے ہمیشہ طلبہ کے مسائل کو توجہ اور دلی دلچسپی کے ساتھ حل کرنے کی کوشش کی اور والدین سے مسلسل رابطے کے ذریعے بچوں کی بہتری کے لیے کام کیا۔ میری کوشش رہی کہ بچوں کو نہ صرف پڑھایا جائے بلکہ ان کی شخصیت، خود اعتمادی اور اخلاقی تربیت میں بھی بہتری آئے۔

اس دوران اساتذہ کے تعاون، انتظامیہ کے اعتماد اور ادارے کے مثبت ماحول نے میری حوصلہ افزائی کی۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس ادارے کو ہمیشہ ترقی دے، اسے بہترین کامیابیاں عطا کرے اور اسے مزید آگے بڑھنے کے مواقع فراہم فرمائے۔ یہ ادارہ میری اچھی یادوں کا حصہ رہے گا اور یہاں گزارا گیا وقت میرے لیے ہمیشہ اہم اور قابل قدر رہے گا۔

رورل انکلیوسیو ایجوکیشن پروگرام (RIEP)

غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن پاکستان کے تعلیمی منظر نامے میں ایک باوقار، متحرک اور مقصدیت سے بھرپور ادارے کے طور معیاری تعلیم، کردار سازی اور سماجی ذمہ داری کو یکجا کر کے قوم کی فکری و اخلاقی تعمیر میں مصروف عمل ہے۔ ادارے کی مسلسل ترقی اور مؤثر کارکردگی میں ہیڈ آفس کے مختلف شعبے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اسی وژن کا ایک درخشاں پہلو رورل انکلیوسیو ایجوکیشن پروگرام ہے، جو خصوصی بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے وقف ایک جامع اور انسان دوست شعبہ ہے، جہاں دور دراز علاقوں میں بسنے والے خصوصی بچوں کو مساوی تعلیمی مواقع، باوقار ماحول اور انفرادی ضروریات کے مطابق تعلیمی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔ یہ پروگرام غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے اس پختہ عزم کی عملی تصویر ہے کہ تعلیم ہر بچے کا حق ہے، خواہ وہ کسی بھی جسمانی یا ذہنی صلاحیت کا حامل ہو۔

غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن 2009 سے ملک کے دیہی علاقوں میں خصوصی بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے ایک مضبوط، مربوط اور مؤثر نظام قائم کیے ہوئے ہے۔ خیبر پختونخوا اور پنجاب کے 10 اضلاع میں رورل انکلیوسیو ایجوکیشن پروگرام (RIEP) کے تحت تقریباً 1600 خصوصی بچے نہ صرف تعلیم حاصل کر رہے ہیں بلکہ بحالی کے مختلف مراحل سے بھی گزر رہے ہیں۔ یہ پروگرام اُن بچوں کے لیے امید کا وہ چراغ ہے جو وسائل کی کمی، سماجی رویوں یا آگاہی نہ ہونے کے باعث تعلیم سے محروم رہ جاتے ہیں۔

غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے اپنے سکولوں میں خصوصی بچوں کے لیے جدید سہولیات سے آراستہ ریسورس رومز قائم کیے ہیں، جہاں ہر بچے کی ضرورت کے مطابق لرننگ میٹریل، معاون آلات اور ٹیکنالوجی فراہم کی جاتی ہے۔ خصوصی اساتذہ کو جدید خطوط پر تربیت دی جاتی ہے تاکہ وہ ہر بچے کی انفرادی نوعیت کے مطابق تعلیم، سپورٹ اور رہنمائی دے سکیں۔ ساتھ ہی وقتاً فوقتاً میڈیکل اینڈ سکریننگ کیمپس کا انعقاد کیا جاتا ہے جہاں ماہرین بچوں کا معائنہ کرتے ہیں اور والدین کی عملی رہنمائی یقینی بنائی جاتی ہے۔ اب تک 30 غزالی سکولوں میں ریسورس رومز قائم کیے جا چکے ہیں، اور مزید ایک سال میں سندھ اور پنجاب کے 5 سکولز میں ریسورس رومز قائم کرنے کی ششیں جاری ہیں۔



پاکستان کے دیہی علاقوں میں ہر دسواں بچہ کسی نہ کسی معذوری کا شکار ہے۔ ایسے ماحول میں جہاں مالی دشواریاں، سماجی رویے اور آگاہی کی کمی والدین کو پریشان رکھتی ہے، غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے آگے بڑھ کر گھر گھر اعتماد بحال کیا ہے۔ والدین کو یقین دلایا گیا کہ ان کے بچے کسی کمی کے باعث پیچھے نہیں رہیں گے۔ اساتذہ کی خصوصی تربیت، ماہر نفسیات کے سیشنز اور والدین کے لیے رہنمائی نے اس پروگرام کو طاقتور بنیاد فراہم کی ہے۔

رورل انکلیو سیوا بچو کیشن پروگرام کی اصل کامیابی اُس وقت دیکھی جاتی ہے جب ایک خصوصی بچہ عام بچوں کے درمیان بغیر جھجک کے بیٹھے، سیکھے، کھیلے... جب مایوسی کی جگہ خود اعتمادی اور احساس کمتری کی جگہ خوشی اور حوصلہ لے لے۔ الحمد للہ، اساتذہ کی محنت اور والدین کے تعاون سے بے شمار خصوصی بچے اب نارمل کلاسز میں منتقل ہو چکے ہیں اور اپنے ہم عمر طلبہ کے ساتھ پوری وقار کے ساتھ تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔

اس پروگرام میں بچوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی تمام بنیادی ضروریات کا بھی خصوصی خیال رکھا جاتا ہے تاکہ کوئی بچہ صرف وسائل کی کمی کے باعث پیچھے نہ رہ جائے۔ اس مقصد کے لیے:

- معیاری سکول بیگ، کتابیں، کاپیاں، اسٹیشنری، یونیفارم اور شوز فراہم کیے جاتے ہیں۔
 - دور دراز علاقوں کے بچوں کو ٹرانسپورٹ کی سہولت دی جاتی ہے تاکہ فاصلہ تعلیم کی راہ میں رکاوٹ نہ بنے۔
 - بچوں کی ذہنی صحت کے لیے ماہر نفسیات کے سیشنز کرائے جاتے ہیں۔
 - بہتر جسمانی نشوونما کے لیے میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جاتا ہے۔
 - خصوصی بچوں کو معاون آلات اور ٹیکنالوجی فراہم کی جاتی ہے۔
 - ہم نصابی سرگرمیوں کے ذریعے اعتماد، اظہار خیال اور عملی مہارتیں بڑھائی جاتی ہیں۔
 - والدین کے لیے کونسلنگ سیشنز منعقد کیے جاتے ہیں تاکہ گھر کا ماحول بھی بچے کو سہارا دے سکے۔
 - بڑی عمر کے طلبہ کو ووکیشنل ٹریننگ دی جاتی ہے تاکہ وہ مستقبل میں معاشی طور پر خود مختار ہو سکیں۔
 - عالمی دنوں پر آگاہی پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں جو بچوں میں سماجی شعور کو بڑھاتے ہیں۔
- یہ تمام سہولیات مل کر نہ صرف ایک بچے کی زندگی بدلتی ہیں بلکہ پورے خاندان اور کمیونٹی میں مثبت تبدیلی کا ذریعہ بنتی ہیں۔ رورل انکلیو سیوا بچو کیشن پروگرام اُن کمزور طبقات کے لیے امید، سہارا اور روشن مستقبل کی ضمانت ہے جو برسوں سے نظر انداز رہے تھے۔



علی حسن۔ سیشنل بچے کی کہانی

علی حسن جب چھ سال کی عمر میں سکول آیا تو نہ بول سکتا تھا اور نہ چل سکتا تھا۔ اس کی دیکھ بھال والدین کے لیے بھی ایک بڑا چیلنج تھی۔ غزالی سکول کے اساتذہ نے والدین کے ساتھ مل کر علاج، فزیو تھراپی اور مسلسل رہنمائی کا سلسلہ جاری رکھا، جس کے نتیجے میں علی آہستہ آہستہ چلنے کے قابل ہو گیا۔ یہ لمحہ اس کے والدین اور اساتذہ کے لیے خوشی اور شکر کا سبب بنا۔ ابتدا میں علی کا رویہ کچھ جارحانہ تھا، مگر اساتذہ کی محبت، صبر اور تربیت نے اس کی شخصیت بدل دی۔ آج وہ ایک بااخلاق، ذمہ دار اور سب کا محبوب طالب علم ہے جو نہ صرف نظم و ضبط کا خیال رکھتا ہے بلکہ دوسروں کی مدد بھی کرتا ہے۔

اس وقت علی حسن غزالی سکول دھرمیہ میں پانچویں جماعت کا طالب علم ہے اور سکول کے بعد اپنے والد کے کام میں ہاتھ بٹاتا ہے۔ اس کی کہانی اس بات کی خوبصورت مثال ہے کہ حقیقی تعلیم پیار، صبر اور حوصلہ افزائی سے پروان چڑھتی ہے۔

نمبر شمار	سکول	ضلع	طلبہ
1	ہردیو	شیخوپورہ	61
2	ملیاں کلاں	شیخوپورہ	62
3	ہنیر	لاہور	54
4	کماہاں	لاہور	58
5	شیر وکے	شیخوپورہ	51
6	مرید کے	شیخوپورہ	57
7	چک 78 جودی	فیصل آباد	63
8	1 ڈھیل 93	فیصل آباد	60
9	چک 30	فیصل آباد	65
10	چیلہ	جھنگ	65
11	رجانہ	جھنگ	52
12	چنڈ بھروانہ	جھنگ	60
13	بالاکوٹ	مانسہرہ	55
نمبر شمار	سکول	ضلع	طلبہ
14	کامرہ	اتک	62
15	برہان	اتک	61
16	پپلاں	میانوالی	80
17	محمود والہ	بھکر	53
18	عالم خیل	میانوالی	64
19	دھریہ	سرگودھا	73
20	بھگوال	چکوال	52
21	کوئٹہ	چکوال	60
22	بہین	چکوال	60
23	عثمان کوریہ	مظفر گڑھ	58
24	مہر پور	مظفر گڑھ	59
25	کشتہ	مانسہرہ	80
26	بسیاں	مانسہرہ	57

کل سکولز 26 - کل بچے 1582





رورل انکلیو سیوا ایجوکیشن پروگرام میرے دل کے نہایت قریب ہے، کیونکہ یہ صرف ایک تعلیمی منصوبہ نہیں بلکہ ہزاروں خاندانوں کے لیے امید، اعتماد اور عزت نفس کی نئی صبح ہے۔ بطور سربراہ شعبہ، یہ میرے لیے فخر کی بات ہے کہ غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن ملک کے دور دراز علاقوں میں خصوصی بچوں کی تعلیم اور بحالی کا ایک ایسا مربوط نظام قائم کر رہی ہے جو حقیقی معنوں میں تبدیلی کی بنیاد بن چکا ہے۔ ہمارا وژن ہمیشہ سے واضح ہے: ہر بچہ تعلیم کا حق رکھتا ہے، چاہے اس کا پس منظر، صلاحیت یا چیلنج کوئی بھی ہو۔ اسی مقصد کے تحت ہم نے اپنے سکولوں میں جدید ریسورس رومز، تربیت یافتہ اساتذہ، معیاری لرننگ میٹریل، میڈیکل و سکریننگ کیمپس اور نفسیاتی سہشیز کو نظام کا لازمی حصہ بنایا ہے۔

عدیل حسن تارڑ (مینیجر رورل انکلیو سیوا ایجوکیشن پروگرام)

الحمد للہ آج مختلف اضلاع میں 1600 کے قریب خصوصی بچے اس پروگرام سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور ان کی زندگیوں میں واضح بہتری نظر آرہی ہے۔ ہماری ٹیم کی انتھک محنت، اساتذہ کی خلوص دل سے کی گئی تربیت، اور والدین کے غیر معمولی تعاون نے اس پروگرام کو وہ مضبوطی دی ہے جو کسی بھی بڑے سماجی کام کی بنیاد ہوتی ہے۔ سب سے بڑھ کر خوشی اس وقت ہوتی ہے جب کوئی خصوصی بچہ عام کلاس میں منتقل ہو کر اعتماد سے پڑھتا، کھیلتا اور آگے بڑھتا ہے۔ یہی ہماری اصل کامیابی ہے۔ رورل انکلیو سیوا ایجوکیشن پروگرام دراصل اس سوچ کا نام ہے کہ ”کوئی بچہ پیچھے نہ رہ جائے... نہ تعلیمی وسائل کے بغیر، نہ کسی لیبل کے باعث، نہ سماجی رویوں کی وجہ سے۔“ اللہ تعالیٰ اس کام میں مزید وسعت اور ہمت سے ہمکنار کرے۔



رمضان المبارک کے آداب

رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتوں، برکتوں اور مغفرت کا مہینہ ہے۔ یہ وہ مبارک زمانہ ہے جس میں قرآن کریم نازل ہوا اور جس میں نیکیوں کا اجر کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ رمضان محض روزہ رکھنے کا نام نہیں بلکہ یہ پورے انسان — اس کے عقیدے، اخلاق، معمولات اور طرز زندگی — کی اصلاح اور تربیت کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا، جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے“ (البقرہ: 185)۔ رسول اکرم ﷺ رمضان میں عبادت، اخلاق اور خیر کے تمام پہلوؤں میں غیر معمولی اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ لہذا اس بابرکت مہینے کو اس کے آداب کے ساتھ گزارنا ہر مسلمان کے لیے باعثِ سعادت ہے۔

رمضان المبارک کے آداب

رمضان میں نماز اور تراویح کا خاص اہتمام کیا جائے۔
حدیث: ”جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں قیام کیا، اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے گئے“ (بخاری)
 رمضان میں قرآن کی تلاوت، سماعت اور فہم کا اہتمام کیا جائے۔
حدیث: ”تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے“ (بخاری)
 روزے کے ساتھ زبان، آنکھ اور دل کی حفاظت کی جائے۔
حدیث: ”جو جھوٹ اور برے عمل نہ چھوڑے، اللہ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی حاجت نہیں“ (بخاری)
 رمضان میں دوسروں کی مدد اور سخاوت بڑھا دی جائے۔
حدیث: ”رسول اللہ ﷺ رمضان میں سب سے زیادہ سخی ہوتے تھے“ (بخاری)

- رمضان کا آغاز اللہ کی رضا اور تقویٰ کے حصول کی نیت سے کیا جائے۔
- **حدیث:** ”اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے“ (بخاری: 1)
- رمضان کے روزے پورے اہتمام کے ساتھ رکھے جائیں۔
- **حدیث:** ”جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے، اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے گئے“ (بخاری)
- سحری کرنا سنت اور باعثِ برکت ہے۔
- **حدیث:** ”سحری کیا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے“ (بخاری)
- افطار سادہ، وقت پر اور شکر کے ساتھ کیا جائے۔
- **حدیث:** ”لوگ بھلائی پر رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے“ (بخاری)

سرگرمیاں

- طلبہ روزانہ اپنی عبادت اور نیکیوں کا مختصر ریکارڈ لکھیں۔
 - ہر دن ایک اچھے عمل کا ہدف مقرر کر کے اس پر عمل کیا جائے۔
 - روزانہ کی تلاوت مکمل ہونے پر چارٹ میں نشان لگایا جائے۔
 - بچے سحری اور افطار کے درست آداب کا عملی منظر پیش کریں۔
- رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم تربیتی مہینہ ہے جو انسان کو صبر، شکر، تقویٰ اور حسن اخلاق کی عملی تعلیم دیتا ہے۔ اگر اس مہینے کو اس کے آداب کے ساتھ گزارا جائے تو یہ انسان کی پوری زندگی پر مثبت اثرات مرتب کرتا ہے۔ آئیے ہم رمضان کو صرف رسم نہیں بلکہ اصلاحِ نفس کا ذریعہ بنائیں، تاکہ یہ مہینہ ہمارے لیے مغفرت، قربِ الہی اور دائمی کامیابی کا سبب بن جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کے آداب کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔



صدائے بلالؓ حُسنِ اذانِ مقابلہ (برائے طلبہ)



غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی جانب سے رمضان المبارک کی برکتوں کو سمیٹنے اور طلبہ میں ذوقِ اذان کو فروغ دینے کے لیے ایک منفرد مقابلے کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ مقابلے میں شرکت کا طریقہ کار: مقابلے میں حصہ لینے کے خواہشمند طلبہ اپنی خوبصورت آواز میں اذان کی ویڈیو ریکارڈ کر کے 0304-0052151 پر 20 رمضان تک وائس ایپ کریں۔

انعامات:

فرسٹ پوزیشن:	سیکنڈ پوزیشن:	تھرڈ پوزیشن:	25 اعزازی انعامات:
10,000 روپے	8000 روپے	6000 روپے	3000 روپے فی انعام

ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن



DIGITAL LEARNING EXCELLENCE AWARDS

Between Schools, Teachers & Students



Ghazali Education Foundation has implemented the “My School Link – DO N LEARN” app across its schools. The following teachers, students and schools demonstrated outstanding performance in its effective use.

Best Performing School

The school demonstrated excellent digital adoption through effective use of the App.



Irfana Waseem
Gaoshala, Mianwali
85/100 | Rs. 10,000

Best Focal Person

For his effective coordination and support, he is declared the Best Focal Person.



Ali Raza
Karor, Layyah
89/100 | Rs. 5000

Top Performance Awards (Teachers)



Anam Tahira Tyebeba
Alamkhel, Mianwali
84/100 | Rs. 10,000



Shagufta Akram
Kamra, Attock
80/100 | Rs. 8000



Saba Yasir
Kundian, Mianwali
65/100 | Rs. 6000

Honorary Awards (Teachers)

Aqsa Maryam
Bhagwal, Chakwal
60/100 | Rs. 5000

Areej Munawar
Gaoshala, Mianwali
56/100 | Rs. 5000

Yasmin Aslam
Karor, Layyah
52/100 | Rs. 5000

Nida Bibi
Burhan, Attock
36/100 | Rs. 2500

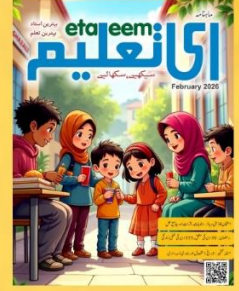
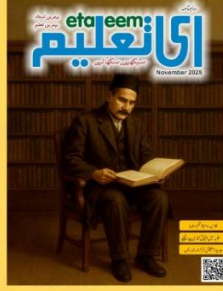
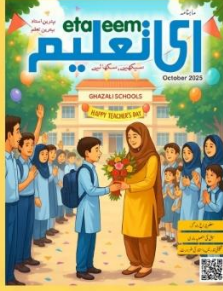
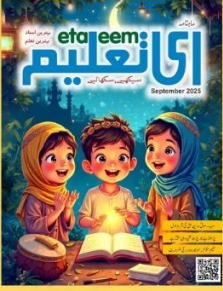
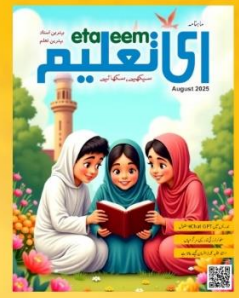
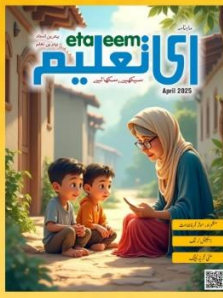
Sehrish Rafique
Dhareema, SGD
25/100 | Rs. 2500

Saif Ali
Adda pul 93, FSD
18/100 | Rs. 1000

Best Digital Learners (Students)

Syed Meesam Raza (Kamra), **Usman Azmat** (Bhagwal), **Muhammad Ali Khan** (Alamkhel), **Muhammad Awais** (Karor), **Fatima Waseem** (Burhan), **Uswa Waseem** (Gaoushala), **Swera Mariyam** (Kundian), **Umair Maqsood** (Adda pul 93), **Muhammad Sheraz** (Dhareema)
Rs. 1000 each

Research & Development Department



**GHAZALI
EDUCATION
FOUNDATION**

Research & Development Department

1447 2026

رمضان کیلنڈر

etaleem
ای ان تعلیم

افطار	سحر	تاریخ	ایام	رمضان
6:03	5:05	5	جمعرات	16
6:04	5:04	6	جمعہ	17
6:05	5:02	7	ہفتہ	18
6:06	5:01	8	اتوار	19
6:06	5:00	9	پیر	20
6:07	4:59	10	منگل	21
6:08	4:57	11	بدھ	22
6:08	4:56	12	جمعرات	23
6:09	4:55	13	جمعہ	24
6:10	4:54	14	ہفتہ	25
6:10	4:52	15	اتوار	26
6:11	4:51	16	پیر	27
6:12	4:50	17	منگل	28
6:13	4:49	18	بدھ	29
6:13	4:47	19	جمعرات	30

افطار	سحر	تاریخ	ایام	رمضان
5:52	5:20	18	بدھ	1
5:53	5:19	19	جمعرات	2
5:53	5:18	20	جمعہ	3
5:54	5:18	21	ہفتہ	4
5:55	5:17	22	اتوار	5
5:56	5:16	23	پیر	6
5:57	5:15	24	منگل	7
5:57	5:14	25	بدھ	8
5:58	5:12	26	جمعرات	9
5:59	5:11	27	جمعہ	10
6:00	5:10	28	ہفتہ	11
6:00	5:09	1	اتوار	12
6:01	5:08	2	پیر	13
6:02	5:07	3	منگل	14
6:03	5:06	4	بدھ	15

لاہور سے دیگر شہروں کا فرق (دیئے گئے وقت میں منٹوں کا اضافہ کیجیے)

کشمور - 19

سرگودھا - 06

میانوالی - 11

بھکر - 13

فیصل آباد - 05

ملتان - 12

کوئٹہ - 29

پشاور - 10

اسلام آباد - 04

کراچی - 30

تعلیمی و تربیتی ویڈیوز اور پوسٹس کے لیے etaleem یوٹیوب چینل سبسکرائب اور etaleem فیس بک پیج Like کریں۔





**ISLAMIC
SOCIETY OF CHILDREN
HOBBIES**

2 Days Shining Stars Leadership Camp Ghazali Premier College Lahore



غزالی پریمر کالج لاہور میں غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن اور بچوں کے ادارے اسلامک سوسائٹی فار چلڈرن ہابیجز کے اشتراک سے دو روزہ لیڈرشپ کیمپ کا انعقاد کیا گیا، جس میں جی پی سی کالج کے طلبہ نے بھرپور شرکت کی۔ اس کیمپ کا بنیادی مقصد نوجوان نسل میں قائدانہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنا، خود اعتمادی پیدا کرنا اور انہیں عملی زندگی کے تقاضوں سے روشناس کروانا تھا۔ کیمپ میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی علمی، ادبی اور فکری شخصیات نے طلبہ سے خطاب کیا اور اپنی زندگی کے تجربات کی روشنی میں قیادت، کردار سازی، مقصد حیات اور سماجی ذمہ داری جیسے اہم موضوعات پر رہنمائی فراہم کی۔

موضوعات (Topics)

- فجر کلب (Fajir Club)
- قصہ آدم (Qisa E Adam)
- مثالی داعی (Ideal preacher)
- خواہشات سے سمت تک (Desire to Direction)
- خوب صورت خواہشات، مضبوط کردار (Smart Desires, Strong Character)
- بزم کہانی (Story Telling)
- جوانوں کو پیروں کا استاد کر (for older ones, New leaders)



انٹرایکٹو سیشنز، ٹیم ورک، موثر ابلاغ، فیصلہ سازی اور مسئلہ حل کرنے جیسی بنیادی لیڈرشپ مہارتیں، اپنی آراء پیش کرنا اور گروپ ٹاسکس۔

Lead with Character, Shine with Purpose.



2026

Admissions Open Now

- ❖ مفت تعلیم | مفت رہائش | مفت کھانا
- ❖ ساتویں سے ایف ایس سی تک
- ❖ کم وسیلہ مگر ذہین طلبہ کے لیے
- ❖ جدید اور معیاری تعلیم

100%
Scholarship



غزالی پریمر سکول / کالج
(قاریاں)

A Project of Ghazali Education Foundation

فارم جمع کروانے
کی آخری تاریخ
28 فروری 2026

داخلہ فارم جمع کروانے کا طریقہ
فارم پُر کر کے وٹس ایپ کر دیجیے
یا
QR کوڈ سے آن لائن اپلائی کیجیے

داخلے برائے
کلاس ہفتم و ہشتم



0333-1213653



1-Km, Raiwind Road, Sunder, Lahore



**GHAZALI
EDUCATION
FOUNDATION**

Ghazali Premier School

Mirza Virkan, Sheikhupura



School Staff Required

We are looking for dedicated and well-qualified school staff to join our team. Applicants must hold strong educational credentials and demonstrate commitment to academic excellence.

Post	Location	Gender	Vacancies	Qualification	Experience
Principal	Ghazali Premier School Mirza Virkan, SKP	Female	1	M.Phil/ MSc Preferably pure Sciences/ English	5-6 Years
Teacher (Primary)		Female	5	Graduation, preferred BS English, Math, Science	2-3 years
Computer & STEM Teacher		Female	1	Graduation/ preferred BS Physics Computer Sciences	2-3 years

Last date to apply | 10th Feb 2026

Apply Now | kashifnadeem77@gmail.com